

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

جن جادویا نفسیاتی امراض؟

﴿قرآن وحدیث کی روشنی میں﴾

ڈاکٹر عزیز احمد قادری

(ماہر طب نفسیات)

• معراج پبلیکیشنز •

اورنگ آباد

نام کتاب

مصنف

”جن جادویا نفسیاتی امراض“
ڈاکٹر عزیز احمد قادری (ماہر طب نفسیات)
مینڈل ہیلتھ کیئر، ناسک روڈ، پربت گاؤں
اورنگ آباد (مہاراشٹر)

☎ (0240) 2370733/2370423

6503170/Fax: (0240)2371150

پیشہ

انجمن قادری

جے نکلہ پورہ، نزد دیو پور سی گیٹ اورنگ آباد

پبلیکیشنز

معراج پبلیکیشنز

نزد دیو پور سی گیٹ اورنگ آباد

طباعت

دیبا کمرشل پرنٹرس، اورنگ آباد، فون نمبر 2313159

کمپوزنگ و

رازق حسین

سرواق

اورنگ آباد، موبائل نمبر 9371588808

ترتیب

ڈاکٹر سید ظفر

سال اشاعت

اردو ایڈیشن (اول) ۲۰۰۶ء

قیمت

100/- روپے

فہرست

صفحہ نمبر	ابواب
01	(1) اپنی بات
03	(2) اظہار خیال
06	(3) پیش لفظ
14	(4) بن
22	(5) جادو
28	(6) جادو کی اقسام
30	(7) کیا یہ علامات نفسیاتی امراض میں بھی پائی جاتی ہے
37	(8) جادو کا علاج
46	(9) ہسٹریس
69	(10) نفسیاتی صحت قرآن و حدیث کی روشنی میں
73	(11) قرآن مجید اور سائنسی نظریہ
75	(12) قرآن و حدیث کی روشنی میں نفسیاتی صحت و تندرستی کی علامات

افتساب

میں اس کاوش کو اپنے والدین کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عزیز احمد قادری

اپنی بات

ڈاکٹر عزیز احمد قادری (ماہر طب نفسیات)

اورنگ آباد۔

ہمارے معاشرے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی کو جسمانی تکلیف یا نفسیاتی و سماجی پریشانی لاحق ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ کسی نے کچھ کر دیا، یعنی جادو کر دیا جس کے نتیجے میں اسے یہ تکلیف یا پریشانی زور سے ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے بلکہ یقین کرنے لگتا ہے کہ جادو کرنے والوں یا جادو کا اثر زائل کرنے والوں کے قبضے میں "جن" ہوتے ہیں اور جن کی مدد سے وہ جادو کا علاج کرتے ہیں۔ اسلئے ہمیں جادو اور جن کے وجود کو قرآن وحدیث اور جدید نفسیاتی علوم کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے۔

جادو اور جن کا تصور ہزار ہا سال پرانا ہے اس کا ذکر قرآن وحدیث میں بھی ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اکثر مختلف قسم کی تکالیف جادو اور جن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور جو عاملین اس کا علاج کرتے ہیں وہ کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں کر پاتے کہ جادو کے حقیقتاً کیا اثرات ہوتے ہیں؟ اور کیا واقعی کوئی جن کو دیکھ سکتا یا اسے پہچن سکتا ہے؟ یا اسے اپنے قبضے میں کر کے اسکی مدد سے لوگوں کی پریشانیاں دور کر سکتا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات کو ہمیں قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ ہمارے شرک میں مبتلا ہونے کے قوی امکانات ہیں۔

گذشتہ (۳۰) تیس سالوں میں ہزار ہا مریضوں کے علاج کے تجربہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جسے ”جن“ یا جادو کا اثر کہا جاتا ہے درحقیقت یہ تمام علامتیں و ماضی نفسیاتی جسمانی امراض یا ان کے ناجی اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ جبکہ ان پریشانیوں کا اصل جن یا جادو کے ذریعہ علاج میں ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ ان نفسیاتی پہلو میں

حیاتیاتی سماجی اور روحانی علاج کا بھی شمول ہوتا ہے۔

جن عملیات کا علم مجھے مرینوں کی زبانی ہوا ہے انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ہمیں ان عملیات سے کسی طرح کا فائدہ نہیں ہوا بلکہ بسا اوقات ان کا یہ عمل شرمک میں مبتلا ہو جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ ہمیں تو حید کی تعلیم عام کرنی چاہیے اور قرآن وحدیث کی جانب رجوع ہونا چاہیے تب ہی ہم صراط مستقیم پر چل سکتے ہیں اور ہماری دنیا و آخرت سنور سکتی ہے اس کتاب میں انہی مسائل کو سمجھانے کی میں نے ایک حقیر کوشش کی ہے۔ اللہ اسے قبول فرمائے اور اسے میرے لئے توفیق آخرت بنا دے۔ آمین۔

اخبار خیال

ڈاکٹر توقیر احمد فاروقی

اورنگ آباد۔

آج کل مختلف موضوعات پر کثرت سے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ لیکن ان میں چند ہی ایسے ہوتے ہیں جو صاحب ذوق قاری کی توجہ حاصل کر سکیں۔ ایسی ہی کتاب ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی ”جن جادو یا نفسیاتی امراض قرآن وحدیث کی روشنی میں“ ہے۔

زیر نظر کتاب میں کچھ ایسے مضامین بھی ہیں جن پر قلم اٹھانا ہر کس و ما کس کی بات نہیں جیسے دین اسلام اور اندھی تقلید جن کی تعریف متعصب تحقیر جادو کی تعریف جادو کی اقسام اور نفسیاتی امراض کی علامات کا تقابلی جائزہ جادو کا علاج تعویذ کے متعلق احادیث نفسیاتی صحت قرآن وحدیث کی روشنی میں قرآن مجید اور سائنسی نظریہ ڈاکٹر صاحب نے ان موضوعات پر لکھ کر قارئین کو اہم معلومات پہنچائی ہیں۔

پہلے بھی اس موضوع پر گاد بگاد کتابیں شائع ہوتی رہیں لیکن کوئی باتاعدہ تحقیقی کام نہیں ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کو ترتیب دیکر ایک بڑے غلام کو ہر کرنے کی کوشش کی ہے اور جس عرق ریزی وجاہت ثانی سے اس کام کو انجام دیا ہے وہ کتاب پر ایک نظر ڈالنے سے واضح ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ تصنیف اگرچہ اپنے حجم کے اعتبار سے مختصر ہے لیکن بڑی جامعیت کی حامل ہے کیونکہ اس میں قرآن وحدیث کے علاوہ جدید طب نفسیات کے تمام گوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جس سے مذکورہ امراض وعلاجات کی تصویر نکالوں کے سامنے آ جاتی ہے۔

طب نفسیات فن طب کے اہم ترین شعبوں میں سے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان امراض میں مبتلا مریض اور انرا خاندان کس طرح چھلایا سے متاثر ہوتے ہیں اور کن کن مراحل سے انہیں گزرنا پڑتا ہے اس کتاب میں کچھ واقعات کے ذریعے بتایا ہے۔

ڈاکٹر عزیز احمد قادری (ماہر طب نفسیات) محتاج تعارف نہیں آپ نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بخوبی نبھا رہے ہیں وہ جدید نظریات وتجربات کا صالح مو ازلے کر اس نسل کو مستفید کر رہے ہیں۔

آپ کی دوسری تصانیف ”مانک سو استحو“ (مراغی) ”دماغی صحت“ (اردو) بے حد مقبول ہیں۔ موصوف نے بڑی جدوجہد کاوش کے بعد اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اردو کے معتبر قلم کار طب نفسیات اور جن جادو اور اثرات پر کچھ لکھنے کیلئے جب قلم اٹھائیے تب قلم اٹھاتے ہی مذکورہ کتاب کے حوالے کے بغیر اپنی بات مکمل نہیں سمجھیں گے۔ ایک وقت تھا کہ لوگ جن جادو اثرات کو محض مذہبی نظر یہ اور عقیدت مند ان نظروں سے دیکھتے تھے۔ اور ظاہر ہے جہاں مذہب اور عقیدت حامل ہو وہاں بے لاک تنقید کی گنجائش نہیں ہوتی۔

آج ہمارے معاشرے میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جو اپنے مسائل کا حل عاملوں نجومیوں جادو گروں کے ہاں تلاش کرتے ہیں اکثریت کا حال یہ ہے کہ ہاتھوں میں لال کالے دھاگے گھروں دوکانوں میں مختلف قسم کے تعویذ نقش گردن بازوؤں پر کڑے اور تعویذ لٹک رہے ہیں۔

یہ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں جن جادو اثرات کی حقیقت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں ان پہلوؤں کی طرف توجہ مبذول کر لی۔ جن کی بدولت عوام میں کئی طرح کی غلط فہمیاں رائج ہو گئی ہیں۔

علم طب اتنا ترقی یافتہ کبھی نہ تھا جتنا آج ہے۔ جن بیماریوں کا علاج زمانہ قدیم میں نہیں تھا اُسے لوگ ماگہانی آفت، بلا، شر، بھوت، جن، سحر و غیرہ سے منسوب کرتے تھے۔ آج طب انہیات میں ان تمام کا علاج موجود ہے اسلام بیماریوں کی دفاع کیلئے علاج و معالجہ کا حکم دیتا ہے اس سلسلے میں عہد نبوت کا واقعہ ہے۔

”آنحضرت ﷺ کے پاس عربی آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم علاج کرائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! علاج کراؤ! اسلئے کہ اللہ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کے لئے شفاء بھی اتاری ہے۔“ (مسند احمد)

ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کے ذریعے جن جناب دوا اثرات کے بارے میں قرآن کریم کے بیانات و احادیث، صدائقت کا اظہار کیا ہے اور علماء اکرام، علم طب دیگر علوم سے وابستہ حضرات کو غور و تدبر کی دعوت دی ہے۔ اور اس کے ذریعے خالق کی معرفت ایمان و توحید تک پہنچانے کا مخلصانہ مشورہ دیا ہے۔

یہ ایک اہم تحقیقی کتاب ہے جس کا مطالعہ علماء، طلبہ، عموم کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کام کو قبول فرمائیں اور اس کتاب سے تمام انسانیت کو مستفید فرمائے

آمین۔

پیش لفظ

(مولانا) محمد ریاض الدین فاروقی ندوی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد !

زیر نظر کتاب ”جن جادویا نفسیاتی امراض“ ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی معرکتہ آراء تصنیف ہے جس میں انہوں نے عقیدہ و توحید کی حفاظت کا گراں قدر سامان بمب پھیلایا ہے عقیدہ و توحید ہم سب جانتے ہیں کہ ایمان کی اصل اور بنیاد ہے ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں اپنے طویل تجربات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ حقیقت کے برخلاف نناوے فیصد نفسیاتی امراض کو نناوے فیصد لوگ ”جن یا جادو کا اثر سمجھتے ہیں اور اس کے علاج کیلئے ڈاکٹروں سے رجوع کرنے کے بجائے جاہل عاملوں کے دروں کی ٹھوکریں کساتے ہیں اور ہزاروں روپیہ برباد کرتے ہیں سب سے زیادہ تشویش ناک امر یہ ہے کہ ان جاہل عاملوں کے معالجات میں بسا اوقات آدمی کے شرک کی لعنت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ **اللہم احفظنا**۔

ایک طویل حدیث میں جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا کہ اس افق کی طرف دیکھئے تو میں نے دیکھا ایک سودا عظیم (کثیر مجموع) ہے جس سے پورا افق بھر گیا ہے پھر کہا گیا کہ دوسرے افق کو دیکھئے تو وہاں بھی میں نے سودا عظیم دیکھا دوسرا افق بھی اس حجم فیئر سے بھرا ہوا تھا اس کے بعد مجھے بتایا گیا کہ یہ سب آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ مسٹر بزرگ وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب (کتاب) اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (متفق علیہ) ”وہم الذین لا یزقون ولا یستزقون ولا یتطہرون وعلی ربہم یتوکلون“

”وہ لوگ ہونگے جو نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں نہ بد شکونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں“ مندرجہ بالا حدیث پاک میں جو لوگ نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ بد شکونی لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں ایسے خوش نصیبوں کو بغیر حساب کتاب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر قادری جن اور جادو کے وجود اور اثر کے منکر کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ قرآن عظیم اور حدیث پاک سے جن اور سحر کے وجود پر انہوں نے کئی دلیلیں اپنی اس کتاب میں جمع کر دی ہیں ایسا لگتا ہے کہ اس کتاب سے ان کی غرض و غایت جن سحر سے متاثر سمجھے جانے والے افراد کے علاج میں ترتیب پانے کی ضرورت ہے پہلے جاہل عاملوں سے رجوع کرنے اور ہزاروں روپے برباد کرنے اور وہاں سے ناکام ہونے کے بعد ڈاکٹروں سے رجوع ہونے کے بجائے ابتدا ہی میں ماہرین نفسیات ڈاکٹروں سے رجوع کیا جائے۔ یہی صحیح طریقہ کار ہے اور شرک کے اندیشہ سے بچنے کا محفوظ راستہ ہے ڈاکٹر قادری نے غصہ حسد بغض اور عداوت جیسے اخلاق ردیلہ کو نفسیاتی امراض میں شامل کر کے بڑی ذکاوت کا ثبوت دیا۔ ان اخلاق ردیلہ کا علاج پہلے صوفیا کرام کے یہاں ہوا کرتا تھا اب نہ وہ خانقاہیں نہ وہ اہل دل باقی ہیں۔

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے۔

والسلام

(مولانا) محمد ریاض الدین فاروقی ندوی

جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم اورنگ آباد۔

پیش کشی

انسان اور شیطان کے درمیان دشمنی وعدوت روز اول سے چلی آرہی ہے چنانچہ شیطان ملعون نے حضرت آدم کو اپنا پالا شکار بنایا اور انہیں جنت سے نکلوا یا پھر اس کے بعد سے آج تک وہ ان کی اولاد کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں مسلسل لگا ہوا ہے اس نے روز اول ہی اس بات کا عہد کر لیا تھا جسے قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا: ”وَلَا ضَلٰلَہُمْ وَلَا مَنٰیہُمْ وَلَا مَرۡہُمْ فَلَیَبۡتَکُنْ اٰذَانُ الْاِنۡعَامِ وَلَا مَرۡہُمۡ فَلَیَغۡیۡبِرۡنَ خَلۡقُ اللّٰہِ“ (النساء: ۱۱۹) (میں ضرور ان کو بہکاؤں گا ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا ضرور ان کو حکم دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیریں اور ضرور ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی مخلوق کی صورتوں کو بدل دیں) لیکن اس کے معابعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَنۡ یَّتَّخِذِ الشَّیۡطٰنَ وَلِیًۡا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَقَدِ خَسِرَ خَسِرٰنًا مَّبِیۡنًا“ (النساء: ۱۱۹) (جو کوئی شیطان کو دوست بنالے گا اللہ کو چھوڑ کر تو وہ کھلے نقصان میں پڑ جائے گا)

دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد رہائی ہے: ”اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہٗ عَدُوًّا“ (فاطر: ۶) (شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو)

جن وشیاطین اپنی مٹنی و پوشیدہ طاقت کے ذریعہ انسانوں پر وار کرتے اور انہیں راہ راست سے گمراہ کرتے ہیں ان کے گمراہ کن ہتھیاروں میں ایک کارگر ہتھیار ہجماڑ پھونک اور عملیات کے ذریعہ انسان کو شرک جیسے ناقابل مغفرت گناہ میں مبتلا کرنا ہے کہ وہ باطل کو انتہائی دیدہ زیب و دل فریب بنا کر پیش کرتا ہے۔ اور ان کے عقیدہ کو متزلزل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ لوگ عاملین کے راستہ سے شیطان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور وہ عاملین ان کا علاج صرف تخیلاتی دنیا میں کرتے ہیں حقیقتہً نہیں۔ چنانچہ علامہ ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ میں یوں تحریر فرماتے ہیں: ”شرکیہ تعویذ گندے کرنے والے لوگ جنات کو بھگانے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ جب وہ جنات کو یہ حکم کرتے ہیں کہ انسان پر سو ارجن کو قتل یا قید

کرویں تو جنات ان کا تمسخر کرتے ہیں اور ان عاملوں کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے اسے قتل یا قید کر دیا حالانکہ یہ محض تخیل اور جھوٹ کا پلندہ ہوتا ہے۔ فتاویٰ ابن تیمیہ (۱۹-۴۶) پیش نظر کتاب ڈاکٹر عزیز احمد قادری صاحب کی تحریر کردہ ہے جو اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جن جناب و اور ہجماڑ پھونک کو نہ صرف قرآن و حدیث کی واضح دلیلوں کے ساتھ مدلل انداز میں پیش کیا بلکہ علم نفسیات اور اپنے تئیں ۳۰ سالہ طویل تجربات کی روشنی میں مکمل طور پر نمایاں کر دیا ہے۔ انھوں نے عاملوں کے جھوٹے پلندوں کو آشکاف کیا اور ثابت کیا کہ کس طرح یہ عاملین مریضوں کو شرکیہ عمل پر مجبور کرتے ہیں۔ نیز ڈاکٹر صاحب نے اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں چند مریضوں کے بہت آمیز واقعات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ نفسیاتی امراض کے شکار مریضوں کو ان کے رشتہ دار مختلف عاملوں کے پاس لے گئے بہ سبب اس تک کہ وہ کی ٹھوکریں کھاتے رہے بالآخر تھک ہار کر جب ڈاکٹر صاحب سے رجوع ہوئے تو الحمد للہ ان کا معقول علاج ہوا اور وہ مکمل صحت یاب ہو کر وطن لوٹے۔

انسان کے اعضاء میں سب سے اہم عضو دماغ ہے جس کے ذریعہ انسان غور و فکر کرتا ہے اور اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے اسی طرح جو طبیب اس عضو کا علاج معالجہ کرتا ہے وہ اشرف الاطباء ہے اور جو کتاب اس عضو کی اصلاح کرتی ہے وہ کتاب اشرف الکتاب ہے۔ اس کتاب کی ضرورت اہمیت اور افادیت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو بذات خود اور اس کا مطالعہ کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب کے مولف کو انکی بہترین جزاء عطا فرمائے اور کتاب کے پیغام کو تمام مسلمانوں میں عام و عام فرمائے۔

عبد القدیر نقاشی مدنی

استاذ جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم اور رنگ آباد۔

پیش لفظ

ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی کتاب ”جن جادو یا نفسیاتی امراض“ سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب جن اور جادو کے وجود سے پوری طرح متقن ہیں کیونکہ یہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ لیکن وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے ہیں کہ عالمین صاحبان جنوں کو مسخر کر سکتے ہیں یعنی جن ان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ اور ان سے حسب مرضی جو کام چاہیں لے سکتے ہیں۔ اس پر یقین نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تمام تر کوشش کے باوجود عالمین انہیں جنوں کا مشاہدہ نہیں کر سکتے جو ان کے قبضے میں ہیں اور جن سے وہ اپنی مرضی کے مطابق کام لے رہے ہیں۔

خداوند کریم اور رسول اکرم پر مکمل ایمان اور یقین رکھتے ہوئے اور سائنس کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے مجھے بھی یہ بات عقد از قیاس معلوم ہوتی ہے۔ قرآن اور احادیث سے یہ ثابت ہے کہ خداوند کریم نے انسان کو مٹی اور جنوں کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا اور از روئے قرآن یہ بھی ثابت ہے کہ جن (آگ) نے انسان (مٹی) کے سامنے سر جھکا ہونے سے انکار کیا تھا۔ خدا کے حکم کی سرطانی کی وجہ صرف اہلیس کا وہ احساس برتری تھا کہ جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں اور آدم مٹی سے اور پروردگار عالم نے بھی اہلیس کے اس احساس برتری کی نفی نہیں کی بلکہ اس کی حیرات انگیز کوشش قبولیت بخشے ہوئے اسے شیطان مردود کی حیثیت سے اپنی نگاہوں سے دور کر دیا۔ اور اس کی خواہش کے مطابق اسے تاقیامت یہ مہلت دی کہ وہ نسل آدم کو گمراہ کرتا رہے جیسا کہ وہ کر رہا ہے۔

اس پس منظر میں جنوں (آگ) پر انسان (مٹی) کے قابض یا غالب ہونے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا اس لئے کہ خداوند کریم کی چھوٹ کی وجہ سے وہ یہ گمراہ کن ہنگامہ

بدپائے ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے عالمین کا یہ دعویٰ کہ جنوں کو مسخر کر سکتے ہیں یا ان پر قابض ہیں بعید از قیاس ہے۔

موجودہ عالمین نے قرآنی آیات کو معاشی لباس پہنایا اور اس کے وزن و وقار و وقعت کو شدید مجروح کر کے سماجی بحران پیدا کر دیا ہے۔ اس دلدل سے نکلنے کے لئے ”جن جادو یا نفسیاتی امراض“ قسم کی کوشش جو منظر عام پر آ رہی ہیں نفسیاتی اعتبار سے ایک صحت مند معاشرے کی ضمانت ہو سکتی ہیں۔

مسعود احمد

پیش لفظ

ڈاکٹر عبدالکریم محمد نیک (ماہر نفسیات)

”جن جادو یا نفسیاتی امراض قرآن وحدیث کی روشنی میں“ اس کتاب کو میں نے بہت ہی مفید اور دلچسپ پایا۔ نفسیات فحش کی کردار کا مطالعہ کرتی ہے۔ اسلام دین فطرت ہے رسول خدا ایک ماہر نفسیات تھے۔ انہوں نے نفسیاتی (جن و جادو) بیماریوں کے آسان علاج اور قابل عمل تدابیر بتائے ہیں۔ ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی یہ کتاب بہت ہی شاندار اور مفید ہے۔ موصوف نے نہایت خوبصورت طریقے سے قرآن وحدیث کی روشنی میں معاشرے سے اس بیماری کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے علاج کا بہترین نسخہ بتایا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنی پہلی کتاب ”دماغی صحت“ میں اس مرض کی طرف تھوڑا بہت اشارہ کیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کتاب میں کافی تفصیل سے اس موضوع پر مواد جمع کیا ہے۔

اردو زبان میں اس سے پہلے اس موضوع پر ایسی کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گزری ہے۔ مراٹھی ہندی اور انگریزی میں بھی اس کتاب کے ترجمے آئی چاہیے۔ ہماری دعا ہے کہ ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی کاوشوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین۔ ان کے دیوی اور بچوں نے بھی ان کی مدد کی اس کے لئے ان کو مبارکباد۔

والسلام

ڈاکٹر عبدالکریم محمد نیک

ماہر امراض نفسیات

ہمارے معاشرے میں کئی طرح کی اندھی تھلیدیں نسل و نسل چلی آرہی ہیں جن کی وجہ سے عام آدمی تو کیا بلکہ پڑھانکھا طبقہ بھی اس کی زد میں آ جاتا ہے۔

دین اسلام نے معاشرے کو سدھارنے اور اس میں موجود ہر برائی کو مٹانے اور لوگوں کی دنیوی و اخروی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کی کوششیں کی۔ جب ان کوششوں پر ایک گہری نظر ڈالی جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح نظر آتی ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی میں پیش آنے والے ایسے کسی مسئلہ کو نہیں چھوڑا جس کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں نہیں ملتا ہو۔

قرآن کریم نے ہمیں کائنات کی چیزوں میں غور و فکر کرنے کی تعلیم دی اور یہی غور و فکر کا نتیجہ آج ہمارے سامنے سائنسی ایجادات کی شکل میں موجود ہے، غور و فکر اور تحقیق کے نتیجے میں آدمی کسی بھی بات کی تہہ تک پہنچتا ہے اور اس کی صحت اور عدم صحت کو سمجھتا ہے اس ضمن میں روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے متعدد واقعات کی بطور مثال پیش کیے جاسکتے ہیں۔

حضور ﷺ نے اندھی تھلید سے منع فرمایا ہے اور نبوی کاہن اور ساحر کی شرافات سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ جادو سیکھنا سکھانا دونوں کو حرام قرار دیا ہے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے سورج گرہن ہوا اور اسی وقت حضور کے فرزند ابداہیم کا انتقال بھی ہوا تو لوگوں میں اس بات کا چہ چاہوا کہ حضور کے فرزند کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا حضور ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے لوگوں کو بتایا کہ سورج گرہن یا چاند گرہن کسی کی موت یا پیدائش سے نہیں ہوتے بلکہ وہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں اسی طرح ایک اور حدیث ہمیں یہ بتاتی ہے۔ ”آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ کسی بھی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے دوسروں تک پہنچا دے۔“

جن کی تعریف:

جن ایک مخلوق ہے۔ انسانوں اور جنوں میں بنیادی فرق تخلیقی مادے کا ہے۔

تخلیقی مادہ اور زمانہ تخلیق:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ وَالْجَانَّ خُلُقْنَاهُ مِنْ قَبْلِ مَنْ نُلُ
السَّمُومِ. (سورہ حجر۔ آیت ۲۷-۲۸)

(’ہم نے انسان کو مٹی کی پٹ سے پیدا کر چکے تھے۔‘)
جنوں کو ہم آگ کی پٹ سے پیدا کر چکے تھے۔

اس آیت میں نہ صرف انسانوں اور جنوں کے تخلیقی مادوں کی صراحت کی گئی کہ انسان مٹی سے
اور جن آگ کی پٹ سے پیدا کئے گئے بلکہ اسی آیت میں زمانہ تخلیق کا بھی تعین کیا گیا کہ جن
انسان سے پہلے پیدا کئے گئے۔ اس کی تائید میں ہمیں قرآن مجید میں متعدد دیگر آیات ملتی
ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ابلیس کے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ خود ابلیس کی
زبانی نقل کی گئی: قَالَ لِمَ أَكُنْ لَا سَجِدَ لِبَشَرٍ خُلِقَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ
(سورہ حجر۔ ۳۳)

(وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور مٹی سے
پیدا کیا ہے)

سورہ اعراف میں ابلیس کی زبانی یہ وجہ نقل کی گئی:

’قَالَ إِنَّا خَيْرٌ مِنْهُ خُلِقْنَا مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ مِنْ طِينٍ‘ (سورہ اعراف۔ ۱۲)

(کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس کو خاک سے پیدا کیا۔)

’وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ‘ (سورہ الزمر۔ آیت ۱۵)

(اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔)

مقصد تخلیق:

قرآن کریم میں انسانوں اور جنوں کے مقصد تخلیق کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ‘ (سورہ الذاریات۔ آیت ۵۶)

(میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں)

اس آیت کا واضح مفہوم یہ ہے کہ انسان اور جن ہر دو مخلوق صرف اللہ کی عبادت کیلئے پیدا کئے
گئے اس کے علاوہ اور کسی مقصد کے لئے نہیں۔

کیا جن نظر آتے ہیں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے

’إِنَّهُمْ يَرَأُونَهُمْ لَكِنَّا لَا نَسْمَعُ مِنْهُمْ‘ (سورہ اعراف۔ آیت نمبر ۲۷)

(وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جن انسان کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں اور ان کی شناخت
ممکن نہیں۔

جنوں کے وجود پر دلائل:

جنوں کے وجود سے قطعی انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ خود قرآنی آیات اور احادیث ہو یہ ان کے
وجود کی شاہد ہیں۔

قرآن کریم میں جنوں کے وجود کی دلیلیں:

(۱) ’وَأَنصُرْفَنَّا إِلَيْكَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْفَرِيقَيْنِ‘ (سورہ احقاف۔ ۲۹)

(اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے

تھے تاکہ وہ قرآن سنیں)

(۲) "يَعْمَلُونَ الْجَنِّ وَالْإِنْسَ الْمِ يَلَاكُم رَسُلُ مَنْكُمْ يَحْصُونَ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَمَنْذِرُكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا". (سورۃ انعام، آیت نمبر ۱۳۰)

(اے جن و انس کے گروہ! کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے)

(۲) "يَسْمَعُونَ الْجَنِّ وَالْإِنْسَ أَنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفِذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَتَنْفِذُوا لَا تَنْفِذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ". (سورۃ الزمر، آیت نمبر ۲۳)

(اے جن و انس کے گروہ! اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھو تم نہیں بھاگ سکتے۔ اس کے لیے بڑا زور چاہیے)

(۴) "قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ اللَّهُ اسْمِعْ نَفَرٌ مِّنَ الْجَنِّ فَكَلَمُوا نَاسًا مِّنَ الْإِنْسِ خَفَا". (سورۃ الجن، ۶) (اے نبی اکرم! میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا چکر جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم نے ایک بڑا عجیب قرآن سنا ہے)

(۵) "وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجَنِّ فَزَادَهُمْ هُمْسًا". (سورۃ الجن، آیت نمبر ۶) (اور یہ کہ انسانوں میں کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ ہو جاتا تھا)

احادیث مبارکہ میں جنات کے وجود پر دلیلیں:

'عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُلِقَتِ الْعَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ

وَخُلِقَ الْجَانُ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وَصَفَ لَكُمْ'. (صحیح مسلم شریف ۱۸-۱۲۳)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کے بارے میں تمہیں بتایا جا چکا ہے)

'عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَرَاكَ تَحِبُّ الْغَنَمَ وَالْمَبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَانْتِ بِالصَّلَاةِ فَلَرْفَعِ صَوْتَكَ

بِالنداءِ فَلَنَهَ لَا يَسْمَعُ صَوْتَ الْعَوْدِ ذَنْ جَنْ وَلَا قَسَ وَلَا شَيْئًا إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'. (صحیح بخاری ۲-۳۳۳)

(حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور گائے بہت پسند ہے۔ جب تم اپنی بکریوں کے پاس اپنے گائے میں ہو اور نداء کے لئے اذان دے تو اپنی آواز کو بلند کرنا کیونکہ عود کی آواز جو بھی سنتا ہے خواہ جن ہو یا انس یا کوئی اور چیز وہ اس کے حق میں قیامت کے دن کو اس دے گی۔)

جنوں کے بارے میں لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات آتے رہتے ہیں ہم انہیں قرآن اور حدیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات قرآن سے ثابت ہو چکی کہ جن اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جسے انسان اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔

جب ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے تو پھر انہیں پہچاننا ہمارے لئے ناممکن ہے عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ جن عاملین کے قبضے میں ہوتے ہیں اور وہ ان دنوں کے ذریعے اپنی مرضی کے موافق ہو بھی کام چاہے کر سکتے ہیں۔ اگر ہم حضرت سلیمانؑ کی دعا پر غور کریں تو یہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت سلیمانؑ ہی کو یہ طاقت عطا فرمائی تھی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مَلِكًا لَا يَنْهَى أَحَدٌ مِّنْ بَعْدِي أَنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ'. (سورۃ ص، آیت نمبر ۳۵)

(کہا اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا کسی شخص کے لائق نہ ہو تو یہی اسی دینے والا ہے)

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور جنوں کو ان کے تابع کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ يَغْوِصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا ۚ وَكَذَلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ
(سورۃ النبیاء آیت نمبر ۸۲)

(اسی طرح بہت سے شیاطین بھی ہم نے سلیمان کے تابع کئے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے۔ ان کے نگہبان ہم ہی تھے) ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالشَّيْطَانُ كُلُّ بَنٍ وَغَوَاصٍ وَآخِرِينَ مَلَكِينَ فِي الْأَصْفَادِ
(سورۃ ص آیت نمبر ۳۷-۳۸)

(اور حاکم و رہنوں کو بھی سلیمان کا ماتحت کر دیا ہر مارت بنانے والے اور غوطہ خور جن اور دوسری جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ نماز پڑھا رہے تھے جب ایک شیطان آیا تو آپ ﷺ نے نماز میں اسے اپنے ہاتھ سے بلایا اور نماز کے بعد کہا کہ "میں نے اسے اکا بنایا کہ مجھے اس کی زبان کی لفظ ک محسوس ہوئی اور اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو میں اسے کہے سے باندھ دیتا کہ لوگ اسے دیکھیں" (صحیح بخاری۔ نسائی) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول نے بھی جن کو مسخر کرنا پسند نہیں کیا۔ لیکن عام طور پر لوگ جنوں کو مسخر کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں انھوں دلائل کے ذریعہ ثابت کرنا ہوگا کہ جن ان کے قبضے میں موجود ہیں اور وہ ان سے جو کام لیما چاہیں لے سکتے ہیں۔

میں نے اپنے تئیں سالہا تجربہ میں بعض عاملین سے بالمشافہ گفتگو کی جن کے بارے میں لوگوں میں مشہور تھا کہ ان کے قبضے میں جن ہے۔ لیکن خود انہوں نے جن کو قبضے میں رکھنے کا انکار کیا اور کہا کہ ہم تو صرف دعا کرتے ہیں اور اللہ شفا دیتا ہے۔ جنوں کے تعلق سے قرآن مجید میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ جنوں کو غیب کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔

ارشاد باری ہے:

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ . وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ . إِلَّا
مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مبین (سورۃ الحجر۔ ۱۶-۱۸)

(یہ ہماری کار فرمائی ہے کہ آسمان میں ہم نے بہت سے مضبوط قلعے بنائے انہیں دیکھنے والوں کے لئے مڑین کیا اور ہر شیطان مردود سے ان کو محفوظ کر دیا۔ کوئی شیطان ان میں راہ نہیں پاسکتا) یہ کہ کچھ جن گن لے لے اور جب وہ جن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شعلہ روشن اس کا پیچھا کرتا ہے)۔ یہ آیات قرآنیہ واضح طور پر بتاتی ہیں کہ جن آسمان سے معلومات حاصل نہیں کر سکتے اور انہیں کسی طرح کا یہی علم نہیں ہوتا۔

کتب حدیث میں ہمیں متعدد احادیث ملتی ہیں جو جنوں کی مختلف صفات بتاتی ہیں جیسے ان کا مختلف شکلوں میں پایا جاتا مثلاً انسان، کتا، بلی، سانپ، ٹیڑھ، لیکن ان شکلوں میں دیکھ کر یہ سچا ناک یہ جن ہے نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے احادیث میں یہ واقعات ملتے ہیں کہ حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے کسی بات کا علم ہوتا تھا یا پھر خود جن یہ بتاتے کہ میں جن ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ کا ذیل کا واقعہ یہ بات واضح کرتا ہے کہ آیت الکرسی پڑھنے سے جن بھاگ جاتا ہے اور اسکو بھگانے کے لئے کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔

"مجھے رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ رمضان کی حفاظت پر مامور کیا میں پہرہ دے رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اپنے (تھیلے میں) غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: خدا کی قسم میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دوں گا وہ کہنے لگا میں متاج ہوں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور بہت حاجت مند ہوں، یہ کہتے ہی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول

اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوہریرہؓ! کل شام والے قیدی نے کیا کہا تھا؟ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے اپنی غربت اور عیال داری کی شکایت کی اور خود کو ضرورت مند ظاہر کیا تھا، مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ کہا، وہ دوبارہ پھر آئے گا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ آپ ﷺ نے اس کے آنے کے بارے میں فرمایا تھا۔ لہذا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ چرانے لگا۔ میں نے اسے پھر پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں بچوں کی ذمہ داری ہے۔ میں اب نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر پھر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہؓ! تمہارے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے بہت حاحات مندی کی شکایت کی اور یہ کہ بچوں کی ذمہ داری ہے، مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ کہا، وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں تیسری رات بھی اس کی تاک میں رہا، وہ واقعی آیا اور غلہ چرانے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ضرور پیش کروں گا۔ تین دفعہ ہو چکا تم یہ کہہ کر چھوٹ جاتے ہو کہ اب نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتے ہو۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کی غرض سے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھو **‘اللہ لا الہ الا ہو العسی القیوم۔’** پوری آیت شتم کر، یہ پڑھنے سے تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک پہرہ آجائے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ پھٹک سکے گا۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے قیدی نے رات کیا کہا؟ میں نے عرض کیا کہ

یا رسول اللہ ﷺ اس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ جب رات کو تم اپنے بستر پر سونے کی غرض سے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھو **‘اللہ لا الہ الا ہو العسی القیوم۔’** آخر تک اور اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک پہرہ آجائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ پھٹک سکے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے سچ کہا جبکہ وہ خود سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ ابوہریرہؓ! تمہیں پتہ ہے تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ اس شیطان نے انسان کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر حضرت ابوہریرہؓ تک جن کو نہیں پہچان سکے اور نہ ہی حضور ﷺ نے انہیں جن کو پہچاننے کی کوئی نشانی بتائی۔ حضور ﷺ کو جو بھی علم ہوا وہ وحی کے ذریعے ہوا اور اسی کے ذریعے حضور ﷺ نے یہ بات کہی کہ وہ شیطان ہے اور اس نے سچ کہا۔ تو جن کے بھگانے کیلئے آیت الکرسی کا پڑھنا ایک آسان اور مفید طریقہ ہے اگر کسی کو شبہ ہو کہ اس کو جن نظر آ رہا ہے تو آیت الکرسی پڑھنے سے وہ بھاگ جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو چکی کہ ”جن“ ایک مخلوق ہے جو آگ کی لپٹ سے انسانوں سے پہلے پیدا کی گئی تاکہ وہ خدا کی عبادت کرے یہ انسانی نظروں سے اجھل رہتے ہیں۔ جن انسان اور مختلف حیوانی شکلوں میں متشکل ہونے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ”جن“ عاملین کے قبضے میں رہتے ہیں اور وہ ان سے حسب مشاکم لے سکتے ہیں لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں کہ جنوں کو کابو میں رکھنے کی طاقت اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کے علاوہ کسی اور کو بھی عطا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی کسی جن کو سخر نہیں کیا۔

جادو کی تعریف

جادو کے لئے عربی زبان میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ علماء اس بات پر متفق ہیں کہ سحر یا جادو ایک ایسا عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: ”عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتی ہے۔“

امام ابن قیمؒ کہتے ہیں: ”جادو ارواح خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طباع متاثر ہوتی ہیں۔“

ابن فارس جادو کے متعلق کہتے ہیں: ”ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ سحر (جادو) باطل کو حق کی شکل میں پیش کرتا ہے۔“

جادو کے وجود پر قرآنی دلائل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبِعُوا أَمْرًا تَلَسُّوا الشَّيَاطِينَ عَلَىٰ مَلِكٍ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ يَعْلَمُونَ النَّفْسَ السَّحَرِ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ يَهَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يَعْلَمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا قَعْنَانُ فَنَنْهَ فَلَا تُكْفِرَ فَيَتَعْلَمُونَ مِنْهُمَا مَا يَفْتَرِقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَالِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعْلَمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۱۰۲)

(اور وہ پیچھے ہونے ان باتوں کے جوشیا طین، سلیمان کے عہد سلطنت میں پڑھایا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا، بلکہ شیا طین نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور اس چیز کے پیچھے ہونے جو باطل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر اتاری گئی۔ اور وہ دونوں کسی کو جادو سکھانے سے پہلے بتا دیا کرتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش کے طور پر بھیجے گئے ہیں اس لئے کفر نہ کرو۔ پھر بھی لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس کے ذریعہ آدمی اور اس کی بیوی میں تفریق پیدا کرتے تھے اور وہ (جادو) کے ذریعہ بغیر اللہ کی مشیت کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جو ان کے لئے نقصان دہ تھی اور نفع نہ پہنچا سکتی تھی۔ حالاں کہ وہ جانتے تھے کہ جو کوئی جادو کو اختیار کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور بہت سی بڑی شے تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپکو بیچ ڈالا کاش وہ اس بات کو سمجھتے)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا نَسَفَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا فُتِنَ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْفُثُ ﴿٥﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْضُرُ ﴿٦﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْفُثُ ﴿٧﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْفُثُ ﴿٨﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْفُثُ ﴿٩﴾ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْفُثُ ﴿١٠﴾ (سورۃ الفلق مکمل)

(اے نبی! آپ کہو: تجھے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، تمام مخلوقات کے شر سے، اور رات کی برائی سے جب اس کی بھیا تک تاریکی ہر جگہ داخل ہو جاتی ہے۔ اور ان جادوگر عورتوں سے جو دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں اور گرہیں ڈالتی ہیں اور حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مَلِكِ الْفَلَقِ ﴿٢﴾ إِلَهِ الْفَلَقِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾ (سورۃ الناس مکمل)

(کہہ دیجئے کہ میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے شیطان کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا انس۔)

جادو کا وجود احادیث کی روشنی میں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قبیلہ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جسے لبید بن الاصم کہا جاتا تھا رسول اکرم ﷺ پر جادو کر دیا جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپ کو یہ گمان ہوتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ ایک دن (یا ایک رات) میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے: 'اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی میرے پاس وہ آدمی آئے جن میں سے ایک میرے سر اور دھڑیر سے پاؤں کے پاس کھڑا ہو گیا پھر ایک نے دھڑیر سے سے پوچھا: اس شخص کو کیا ہو گیا ہے؟ دوسرے نے بولنا کہا اس پر جادو کیا گیا ہے پہلے والے نے پھر پوچھا کس نے کیا ہے؟ کہا لبید بن الاصم نے پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ کہا: کنگھی نالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں پھر پوچھا جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے؟ کہا: وہ کہاں ہے؟ کہا: ہنر ذروان میں چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو لیکر اس کنویں کے پاس گئے (اسے نکالا اور پھر) واپس آگئے اور فرمانے لگے: 'اے عائشہ! اس کا پانی انتہائی سرخ ہو چکا تھا اور اس کے کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں' (یعنی وہ انتہائی بد شکل تھے)۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عاقبت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا۔

اس حدیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضور ﷺ پر جادو کے اثرات کی تشخیص خود حضور ﷺ نے نہیں فرمائی بلکہ اس کی اطلاع فرشتوں کے ذریعہ دی گئی۔

جب سید الانبیاء ﷺ جادو کا اثر اس وقت تک نہ سمجھ پائے جب تک بذریعہ وحی آپ کو نہ بتایا گیا تو پھر ایک عام انسان کے لئے جادو کے اثرات سمجھنا کس قدر مشکل بات ہے اور وہ کسی فرشتہ کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جادو کا اثر جان لینے کے بعد حضور ﷺ نے صرف اتنا ہی فرمایا کہ اللہ نے مجھے شفا دی اسلئے تم میں پورا ہجرہ وہ اللہ کی ذات پر ہی رکھنا چاہئے نہ کہ عملیات کی کسی قسم پر۔

جادو کا یہ واقعہ معوذتین کے شان نزول میں مفسرین نے عام طور پر تحریر کیا ہے اس میں معوذتین کی گیارہ آیتیں جو نازل ہوئیں اس سے جادو کی گیارہ گریں کھل گئیں جیسے جیسے حضور ﷺ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے ویسے ویسے ایک گرہ کھلتی جاتی۔ یوں معوذتین کا صبح و شام پڑھنا حضور ﷺ کا معمول بھی تھا۔

لہذا اگر ہم انہیں صبح و شام پڑھتے رہیں تو جادو کے اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'اجتنبوا المسبح المویقات قالوا: یا رسول اللہ ما هن؟ قال: الشربک باللہ والسحر و قتل النفس التي حرم اللہ الا بالحق و اکل الربوا و اکل مال الیتیم و التولی يوم الزحف و قذف المحصنات الغفلات المومنات' (صحیح مسلم صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو صحابہ کرام نے دریافت کیا: ایسے اللہ کے رسول! وہ سات کام کوفے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا کسی شخص کو ناحق قتل کرنا سود کھانا یتیم کا مال کھانا جنگ کے دن پیٹھ پیچیر کر بھاگ جانا اور پاک و امن ایمان والی اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کر دینے والے کاموں میں شمار فرمایا۔

کیا جادو دیکھنا جائز ہے؟

’وما يعلمان من احد حتى يقولوا انما نحن فتنه فلا تكفروا‘ (سورۃ البقرہ ۱۰۲)

(وہ دونوں فرشتے جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیتے تھے کہ دیکھو تم تو صرف ایک آزمائش میں تم کفر نہ کرنا۔)

کیا جادو گر کامیاب ہوتے ہیں؟

آج جادو ہباء کی طرح پھیلتا جا رہا ہے۔ لوگ تیزی سے اس مرض میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں لیکن کیا جادو گر اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب قرآن کریم میں اس طرح دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’قال موسى ألقولون للحق لما جاءكم أسحر هذا ولا يفلح السحرون‘ (سورۃ یونس ۷۷)

(موسیٰ نے کہا کہ جب تمہارے پاس حق آگیا تو کیا تم اسے جادو کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ جادو گر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔)

ایک اور جگہ پر فرمان الہی ہے:

’فسأوجس في نفسه خيفة موسى ✽ قلنا لا تمحذك انك انت الاعلى ✽ وألق ملقى يمينك تلف ما صنعوا انما صنعوا كيد سحر ولا يفلح السحر حيث ألقى ✽ فلقى السحرة سجدا قلوا انما يريد هارون وموسى ✽ (سورۃ طہ ۶۷-۷۰)

(موسیٰ کے دل میں تھوڑا سا خوف ہوا، ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں، تم ہی غائب رہو گے اور (اس کی صورت یہ یکہ یہ) تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (عصا) ہے اس کو ڈال وہ ان لوگوں نے جو کچھ (سائیک) بنایا ہے یہ (عصا) سب کو نکل جاوے گا یہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے جادو گر وہاں کا سورنگ ہے اور جادو گر کہیں جاوے (معجزے کے مقابلے میں کبھی)

کامیاب نہیں ہوتا سو جادو گر سجدے میں گر گئے (اور بہ آواز بلند) کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر۔)

جادو کا ذکر قرآن مجید میں دو واقعات کے ساتھ آیا ہے۔ پہلا واقعہ سلیمان کے دور کا ہے جبکہ ہاروت اور ماروت نے لوگوں کو میاں بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالنے والا جادو سیکھایا جس کا ذکر سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ میں ہے۔

انہیں جادو کے طریقے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ دوسرا ذکر موسیٰ کے دور کا ہے جب فرعون کے جادو گر میں نے نظر بندی کے ذریعے لوگوں کو رسیوں کے بجائے سانپ دیکھائے، جس کا ذکر سورہ طہ میں ہے۔ تیسرا واقعہ حضور ﷺ پر جادو کئے جانے کے تعلق سے موجود ہے جس کا ذکر ہمیں حدیث کی صحیح کتابوں میں ملتا ہے۔

جادو کی اقسام

جادو کے مندرجہ ذیل اقسام مختلف روایتوں کے ذریعہ ثابت ہے۔

- (۱) سحر تفریق۔ (۲) سحر جہت۔ (۳) سحر تحیل۔ (۴) سحر جنون۔
- (۵) سحر قبول (سستی و کالی)۔ (۶) سحر ہوائف (جی و پکار)۔ (۷) سحر امراض۔
- (۸) سحر استخاضہ۔

سحر تفریق کی علامات۔

کسی کی محبت اپنا تک بغض و نفرت میں تبدیل ہو جائے، دو آدمیوں کے درمیان بے انتہا شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں، دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا عذر نہ مانے، معمولی سبب اختلاف کو پہاڑ تصور کرنے لگے، بیوی خاوند کو بد شکل اور خاوند بیوی کو بد صورت تصور کرنے لگے، جس پر جادو کیا گیا ہے وہ اپنے ساتھی کے ہر کام کو ناپسند کرنے لگے، بڑیا جس پر جادو کیا گیا ہے وہ اس جگہ کو ناپسند کرنے لگے جہاں اس کا ساتھی بیٹھتا ہے۔

سحر محبت کی علامات:

حد سے زیادہ محبت، کثرت جماع کی شدید خواہش، بیوی کے بغیر بے صبری کا مظاہرہ، اسے دیکھنے کے لئے شدید اشتیاق، بیوی کی اندھی فرماں برداری۔

سحر تحیل کی علامات:

منہدم چیز کو متحرک اور متحرک کو منہدم دیکھنا، چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا سمجھنا، مختلف چیزوں کو ان کی حقیقت سے ہٹ کر دیکھنا۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں لوگوں نے دیکھا کہ جادو گروں کی رسیاں اور لکڑیاں دوڑتے ہوئے ساتھ معلوم ہونے لگے۔

سحر جنون کی علامات:

پریشان خیالی، خواہش بانگلی اور شدید نسیان، بے تکی باتیں، ہلکی باندھ کر اور ترچھی نگاہ سے دیکھنا، کسی ایک جگہ قرا نہ آنا، کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا، اپنی ظاہری شکل و صورت کا خیال نہ رکھنا، اگر سحر جنون کا اثر زیادہ ہو تو پھر منہ اتھا کر مسلسل چلتے رہنا، یہ جانے بغیر کہ وہ کہاں جا رہا ہے، بغیر آباد مقامات پر سو جانا۔

سحر قبول کی علامات:

خلوت پسندی، خود غرضی، مکمل خاموشی، پریشان خیالی، ہمیشہ سر درو مجاہل سے نفرت، گھبراہٹ، ہمیشہ سستی و کالی۔

سحر ہوائف کی علامات:

خوفناک ڈر اوانے خواب، خواب میں ایسا لگے جیسے کوئی اسے پکار رہا ہو، حالت بیداری میں کچھ آوازیں سنائی دے اور کوئی شخص نظر نہ آئے، کثرت وساوس، اپنے دوست و احباب کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہونا، خواب میں یوں محسوس ہونا جیسے وہ ایک بلند چوٹی سے گرنے ہی والا ہو، خواب میں خوفناک حیوانات نظر آنا جو اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوں۔

سحر امراض کی علامات:

کسی ایک عضو میں دائمی درد، مرگی کا دورہ، اعضا، جسم میں سے کوئی ایک عضو یا پورے جسم کا بے حرکت ہو جانا، خواہش خمہ میں سے کسی ایک کا معطل ہو جانا۔

سحر استخاضہ کی علامات:

مرض استخاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہنا، یہ خون ایک ماہ تک جاری رہ سکتا ہے اور اس کی مقدار میں کمی بیشی بھی ممکن ہے۔

سحر خیل: (وہم)

چھوٹی چیز کا بڑا اور بڑی چیز کا چھوٹا دیکھائی دینا، اسے Mircopsea اور Micropsea کہا جاتا ہے۔ یہ Temporal lobe, Epilepsy میں پائی جانے والی علامات ہیں۔ رسی کا سانپ نظر آنا ایسے Illusion کہتے ہیں اور یہ علامت بھی نفسیاتی امراض میں بھی پائی جاتی ہے۔

سحر جنون :

سحر جنون کی جو علامتیں بتاتی ہیں ان میں بے تکلی باتیں کرنا، ایک جگہ نہ ٹہرنا، کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا۔ اگر سحر جنون زیادہ ہو تو منہ اٹھا کر چلنے رہنا تمام علامات Mania مرض میں بھی پائی جاتی ہیں اور پریشان خیالی، حواس باختگی، شدید نسیان اور اپنی ظاہری شکل و صورت کا خیال نہ رکھنا یہ علامات عام طور پر Deperession میں بھی پائی جاتی ہیں اور فیر آہ و بگیوں پر سو جانے کی علامات Schizopherenia میں پائی جاتی ہیں۔

سحر خمول :

سحر خمول کی جو علامات بتاتی ہیں ان میں خلوت پسندی، خود غرضی، مکمل خاموشی، پریشان خیالی، ہمیشہ سرد و محفلوں سے کراہت، سستی، ان علامات پر اگر غور کیا جائے تو یہ علامات اسکیزوفرنیہ اور ڈپریشن Schizophrenia & Depression مرض میں بھی پائی جاتی ہیں اور ان بیماریوں کی وجوہات معلوم ہیں اور ان بیماریوں کا علاج بھی ممکن ہے۔ ہمیشہ سردی کی علامت Depression نامی مرض کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

سحر ہوائف: (خیج و پکار)

سحر ہوائف کی جو علامات بتاتی ہیں ان میں ڈراؤنے خواب، خواب میں ایسا لگے جیسے کوئی پکار رہا ہو، کثرت و سادوں، خواب میں ایسا لگے جیسے وہ ایک بلند چوٹی سے گرتے ہی والا ہو، خواب میں ایسے حیوانات نظر آئیں جو اس کے پیچھے بھاگ رہے ہوں، یہ سب علامات Anxiety یا اضطراب کی حالت میں پائی جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ جو علامات بتاتی ہیں ان میں بیداری میں کچھ آوازیں سنائی دے اور کوئی شخص نظر نہ آئے اس کو Hallucinations کہا جاتا ہے۔ Hallucinations مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اپنے دوست و احباب کے بارے میں زیادہ شلوک و شبہات میں مبتلا ہونا، یہ علامات Depression & Paranoid Schizophrenia میں پائی جاتی ہیں۔ تنبیہات کے لئے مہیج کی کتاب ”وما فی صحت“ کا مطالعہ مفید ہوگا۔

سحر امراض :

سحر امراض کی علامات جو بتاتی ہیں ان میں جسم کے کسی عضو کا پورے جسم کا بے حرکت ہو جانا، حواس خمسہ میں سے کسی ایک کا کام نہ کرنا، مرگی کا دورہ پڑنا، یہ سب علامات جسمانی بیماریوں میں پائی جاتی ہیں اور جب ان کی وجوہات کا پتہ ہو تو اسے سحر یا جادو کس بنا پر کہا جاسکتا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہمارے سامنے جو دلائل آتے ہیں ان دلائل سے ان علامات کو جادو یا سحر کہنا ممکن نہیں ہے۔

سحر استخاصہ:

یہ ایک جسمانی مرض ہے۔

Hallucination

کوئی چیز کے موجود نہ ہونے کے باوجود بھی وہ چیز نظر آنا یا حقیقت کوئی آواز نہ پائے جانے کے باوجود آواز سنائی دینا۔ کسی خوشبو کے نہ ہونے کے باوجود خوشبو سگھائی دینا۔ اور کوئی شے لمس نہ کرنے کے باوجود لمس ہوتی ہوئی محسوس ہونا کسی چیز کا اسے نہ چھونے کے باوجود یوں محسوس ہونا کہ وہ مجھے چھو رہی ہے اس قسم کی علامات Psychosis مرض کی ہیں۔ عام طور پر ان علامات کو 'جن' کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ بعینہ نہیں علامات انسان میں مختلف قسم کی Psychotropic Drugs جیسے گانجو، چرس، افیوم، ہیروئن اور شراب دے کر بھی پیدا کی جاسکتی ہیں۔ اور خصوصاً یہ علامات Schizophrenia مرض کی ہیں۔ اس میں ایسی چیزوں کا احساس ہوتا ہے جس کا فی الحقیقت کوئی وجود نہیں ہوتا۔ جیسے کسی کی آواز یا گھنٹی سنائی دینا۔ یا قریب میں کسی کے نہ ہونے کے باوجود یوں محسوس ہونا کہ پلٹ کے نیچے یا کمرہ میں کوئی موجود ہے۔ مریض کو غیر موجود شے کی بو آنا۔ کچھ لوگوں کو آنکھوں کے سامنے کچھ نہ ہونے کے باوجود دیکھ بھول یا آدمی نظر آنا۔ کوئی بڑی شے چھوئی ہو چھوئی شے بڑی نظر آنا۔ انسان شیطان کی طرح نظر آنا۔ یا یوں محسوس ہونا کہ اس کے جسم پر کیڑے رنگ رہے ہیں۔

جنات کا وجود برحق ہے لیکن جنات کا کسی جگہ پایا جانا یا کسی شخص میں یا جانور میں حلول کرنا اس کو سمجھنے کیلئے گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ جنات کے متعلق کافی احادیث موجود ہیں جو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ ان کا وجود برحق ہے لیکن وہ انسانوں کو کس طرح پریشان کرتے ہیں اس کی صراحت ہمیں قرآن و حدیث میں نہیں ملتی۔ لیکن میرا اپنا طویل وقتی تجربہ ہے کہ عام طور پر میرے پاس آنے والے مریض انصافی امراض ہی کے شکایت دیتے ہیں۔

اور میرے پاس رجوع ہونے سے پہلے اکثر بیشتر حضرات عالمین سے رجوع ہوتے ہیں جو ان کے ذہن میں یہ بات جاگزین کر دیتے ہیں کہ ان پر جادو یا 'جن' کا اثر ہوا ہے اور وہ اسکے ازالہ کے لئے مختلف طریقے بھی بطور علاج استعمال کرتے ہیں۔ جن میں تعویذ بھی ایک طریقہ علاج ہے عموماً اکثر مریضوں کی علامات یکساں ہوتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- (۱) نیند نہ آنا۔
- (۲) گھبراہٹ و بے چینی ہونا۔
- (۳) یادداشت کمزور ہونا۔
- (۴) بھوک نہ لگنا۔
- (۵) پیٹاب کا بار بار آنا۔
- (۶) سینے پیٹ اور بدن میں درد ہونا۔
- (۷) کستی و کالی پیدا ہونا۔
- (۸) کام سے دل اچاٹ ہو جانا۔
- (۹) جسمانی و جنسی کمزوری۔
- (۱۰) تنہائی پسند کرنا۔
- (۱۱) پرالگ خیالات کا آنا۔
- (۱۲) ایک ہی کام کو بار بار کرنا۔
- (۱۳) مختلف چیزیں دیکھائی دینا۔
- (۱۴) مختلف چیز بڑی نظر آنا۔
- (۱۵) بڑی چیز چھوئی نظر آنا۔
- (۱۶) چھٹی چیز چھوئی نظر آنا۔
- (۱۷) چیخ و پکار کرنا۔
- (۱۸) گالی گلوں کرنا۔
- (۱۹) مسلسل باتیں کرنا۔
- (۲۰) بچوں کی شرارت کرنا۔
- (۲۱) والدین کا حکم نہ ماننا۔
- (۲۲) میاں بیوی کے درمیان معمولی معمولی بات پر تازہ کھڑا کرنا۔

(۲۳) طویل خاموشی۔

(۲۴) ڈراؤنے خواب دکھائی دینا۔

(۲۵) خواب سے گھبرا کر بار بار اٹھنا۔

(۲۶) نیند میں چلنا۔

(۲۷) گھر سے باہر جانا پھر کچھ دیر بعد واپس آ جانا۔

(۲۸) شلوک و شبہات میں مبتلا ہونا۔

(۲۹) میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا۔

(۳۰) بچوں میں پڑھائی کی دلچسپی کم ہونا۔

(۳۱) معمول کے کاموں میں کوئی رغبت نہ ہونا۔

(۳۲) خود کو زیادہ طاقتور محسوس کرنا۔

(۳۳) کئی نئی لوگوں سے بھی مریض کا قابو میں نہ آنا۔

(۳۴) حاضری آنا۔

(۳۵) مادری زبان کے علاوہ مختلف زبانوں میں باتیں کرنا۔

(۳۶) غیب کی باتیں ہانسنے کا دعویٰ کرنا۔

غرض یہ کہ انسان شخصی، خانہ دانی اور سماجی تینوں پیمانے پر کمزور ہو جاتا ہے نیز مختلف مسائل اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ تمام باتیں یا ان میں سے بعض علامات اگر مریض میں پائی جاتی ہیں تو عام طور پر عالمین اسے جادو یا جن کا اثر قرار دیتے ہیں۔ کئی مریض مبینوں بلکہ سالوں تک فائدے کی امید میں ان عالمین سے علاج کرواتے ہیں کوئی افادہ نہ ہونے کی صورت میں پھر وہ انہاں میں مجھ سے رجوع ہوتے ہیں ان میں سے بعض مریضوں کی تفصیلی حالت کا ذکر میں آئندہ باب میں فائدہ مند کرونگا۔

جادو کا علاج

عام طور پر لوگ جادو کا علاج عاملوں کے پاس پہنچ کر ہی کرواتے ہیں۔ جہاں تعویذ جھاڑ چھونک اور عملیات کے ذریعے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ جادو کے مختلف طریقوں کی تحقیق ناممکن ہے۔ اسی طرح جادو کے اثر کو ثابت کرنا بھی دشوار ہے۔ اکثر لوگ یوں کہتے ہیں کہ جادو کا یہ عمل غیر مسلم کرتے ہیں۔ لیکن جن غیر مسلم لوگوں نے بھی اس کی تحقیق کی خود انہی کے قول کے مطابق کوئی شخص بھی جادو کے ذریعے نقصان پہنچا سکتا ہے یہ بات بھی ثابت کرنا بیحد مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں اکثر پیشتر دھوکہ ہی ہوتا ہے اور خود ہمارے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ جب ہم نے کئی مریضوں کے گلے سے تعویذ اتاروائے اور انہیں کھول کر دیکھا تو ان میں ہمیں گورے کاغذ، درخت کے پتے یا اس کی جڑیں اور کچھ میں مختلف نقش اور کچھ میں معدوم ذہن پائی گئیں۔ کچھ میں تو دیوی دیوتاؤں کے نام اور کچھ میں آیت الکرسی ایک تعویذ میں تو چھوٹا سا مکمل قرآن موجود تھا۔ اور یہ کبھی طریقوں کو اختیار کرنے کے بعد بھی جب ان کی بیماری یا تکلیف ختم نہ ہوتی تب وہ میرے پاس علاج کیلئے حاضر ہوئے۔

حضور ﷺ کی حدیث ہے۔

‘من تعلق قمیئة فقد اشرك’ (مسند احمد)

(جس نے تعویذ لٹکا یا اس نے شرک کیا)

تعویذ لٹکانے میں کیا فائدہ ہے یہ کہنا بہ مشکل ہے اگر تعویذ میں قرآنی آیت تحریر ہو تو اس کی بے حرمتی کا قوی امکان ہے کیونکہ مریض تعویذ ہر وقت پہنا رہے گا حتیٰ کہ بیت الخلاء میں بھی ساتھ لے جائیگا۔ کئی لوگوں کے دلوں میں تعویذ کی عظمت اس قدر جاگزیں ہو جاتی ہے کہ پھر وہ اسے نکالنے کیلئے کسی قیمت پر راضی نہیں ہوتے۔ یہاں پر میں ایک مریضہ کی مثال پیش کرونگا جس کو بے چینی گھبراہٹ نیند نہ آنا و سانس مایوسی کے سبب باہر کا اثر یا جادو سمجھ

کر عاملوں کے پاس رجوع ہوئے تو ایک عامل نے اسے تعویذ گھے میں لٹکانے کے لئے دیا لیکن جب اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر اسے وہاں سے دھکیل دیا گیا اس کی مکمل جانچ کے بعد Deperession نامی بیماری کی تشخیص ہوئی اور اس کا علاج کیا گیا چنانچہ علاج کے بعد اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ لیکن وہ اپنے شوہر کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھی کیونکہ اس کے دل میں تعویذ کی عظمت تھی اور وہ شوہر کی قربت کو تعویذ کی عظمت کے منافی سمجھتی تھی یہ معاملہ استقدر نگینی اختیار کر گیا کہ طلاق تک نہ ہوتی۔ یہ سب صورتیں میں نے مریضہ کو سمجھا کر اس کے گھے سے تعویذ نکال دیا اور اسے یہ بات سمجھائی کہ اللہ کی ذات کے سوا کوئی چیز نہ تو فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نقصان۔ اور یہ تعویذ نکالنے سے تمہیں کسی طرح کا نقصان نہ ہوگا لیکن تعویذ نکالتے ہی مریضہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور وہ اپنے شوہر کی طرف غصے سے دیکھنے لگی اور کہنے لگی تمہاری صورت بدل گئی تم مجھے بد شغل لگ رہے ہو اس وقت میں نے فوراً اس سے سوال کیا کہ آپ نے یہ چیز کہاں پر رکھی ہے؟ یہ بول سکتی ہی وہ بے ساختہ منس پڑی اور اس نے یہ بات تسلیم کر لی کہ تعویذ نکالنے کے بعد بھی اسے کسی طرح کا نقصان نہیں ہوا۔ اور آجکل وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش و خرم رہ رہی ہے۔ تعویذ کے تعلق سے میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ تعویذ گھے میں ہونے کی وجہ سے مریض کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس پر جادو یا جن کا اثر ہے حالانکہ یہ تمام علامات اس کی بیماری کی ہیں اور جب تک تعویذ اس کے گھے میں ہوگا وہ جن کے اثرات سے محفوظ رہے گا اور نکالنے کے بعد اس پر پھر اثر ہوگا۔ اس لئے اکثر مریضوں کو یہ بتلایا جائے کہ ان تعویذات میں کیا بھرا ہوا ہے۔ نیز اس کے نکال دینے سے اس کی ذات پر کوئی برا اثر نہیں ہوگا تو اس سے مرض ٹھیک ہونے میں کافی مدد ملے گی۔

تعویذ کے متعلق شیخ سعدی کا ایک دلچسپ واقعہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں وہ واقعہ اس طرح ہے کہ شیخ سعدی دوران سفر ایک شجر سے گزر رہے تھے کہ راستے میں شام ہو گئی رات گزرنے کے لئے کسی ٹھکانے کی تلاش ہوئی۔ ایک شخص نے اس شرط پر انہیں اپنے پاس رہنے کی اجازت دی کہ وہ اس کی بیوی کے لئے جو درود زہ میں مبتلا ہے کوئی تعویذ دے۔ شیخ سعدی نے ایک کانڈ پر کچھ لکھ کر دیا کہ وہ اسے اس کی بیوی کے پیٹ پر باندھ دے۔ اتفاق سے اسی رات اس کی بیوی کی زچگی ہو گئی۔ وہاں کے ایک عالم کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو اسے جتو ہوئی کہ شیخ سعدی نے اس میں کیا لکھا ہے شیخ سعدی نے لکھا تھا 'میں اور میرا گدھا دونوں آرام سے ہیں' پھر نے کو ٹھکانہ مل گیا۔ اب تو جانے اور تیرا کام۔

(آواز دوست۔ مختار مسعود)

اس واقعہ سے یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ بعض اوقات کوئی اتفاقی واقعہ بھی اعتقاد کی بنیاد بن جاتا ہے۔ جہاں تک اسلامی مسئلہ کا تعلق ہے تو تعویذ کا استعمال کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

تعویذ کے متعلق احادیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'ان الرقى والتسمم والتولة شرک' (سنن ابوداؤد)

(یقیناً جھار پھونک اور تعویذ گندہ شرک ہے)

جب ایک فریق جھار پھونک اور تعویذ گندہ کے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے تو دوسرا فریق اس کے ازالہ کی جتو میں لگ جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

‘النشره من عمل الشيطان’ (مسند امام احمد بن حنبل ۳-۲۹۴)

(جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے)

جھاڑ پھونک، تعویذ گندے اور غیب کا علم دریافت کرنے اور اس میں مدد کرنے والوں کے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

‘من تعلّق تمیمة فلا تمّ اللہ له ومن تعلّق ودعة فلا ودع اللہ له’ (احمد و الحاکم ۳-۲۱۶)

(جس نے تعویذ لٹکا یا اللہ اس کی خواہشات کو پوری نہیں کریگا اور جس نے کوزی لٹکا فی قداس کو خوشی سے محروم کر دیگا)

ایک اور روایت میں ہے:

‘من تعلّق تمیمة فقد اشرك’ (مسند احمد)

(جس نے تعویذ لٹکا یا اس نے شرک کیا)

ایسے عاملین کے تعلق سے قرآن مجید میں سخت وعید آئی ہے اور ان کی مذمت کی گئی ہے۔

‘یا ایہا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرهبان لیأکلون اموال الناس

بالباطل ویصدّون عن سبیل اللہ والذین یکنزون الذھب والفضہ

ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فنبشّرھم بعذاب الیم’ (سورہ توبہ: آیت نمبر ۳۴)

(اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (مومنو) بیشک بہت سے علماء اور رہنما لوگوں کے مال ناحق

کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کر کے رکھتے

ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو)

تمیمہ کی تشریح:

لغت میں تمیمہ کے معنی سیاہ و سفید دانے جو مڈر کیلئے گردن میں ڈالتے تھے تمیمہ کہلاتے تھے۔

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

(جو سپیاں یا سر میں لٹکا یا جانے والا پتہ ہوتا تھا عہد جاہلیت میں لوگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ

چیزیں آفتوں کو بھگاتی ہیں)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ:

لہنّ التمیمۃ ما یعلق بعد نزول الہلال، ولكن التمیمۃ ما یعلق قبل نزول الہلال (یعنی)

(جو چیز مسیت مازل ہونے کے بعد لٹکا ئی جائے وہ تمیمہ (تعویذ) نہیں ہے تمیمہ اسے کہتے

ہیں جسے مسیت لاحق ہونے سے قبل لٹکا یا جائے)

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ عہد جاہلیت میں لوگ عقیدہ رکھتے تھے کہ اس طرح کی چیزیں

آفتوں کو بھگاتی ہیں۔

اولا تمیمہ سیاہ و سفید دانے ہوتے تھے سپیاں ہوتی تھیں لٹکا یا جانے والا پتہ ہوتا تھا۔ اور تمیمہ

کسی مسیت کے آنے سے قبل لٹکا یا جاتا تھا۔ حدیث میں اسی تمیمہ کو شرک کہا گیا ہے۔

(۱) اس سے ایک اور بات واضح ہوتی ہے کہ مسیت مازل ہونے کے بعد جو چیز بغرض علاج

استعمال کی جائے وہ تمیمہ نہیں کہلاتی۔

(۲) مسیت یا بیماری لاحق ہونے کے بعد اس کا تو علاج کیا ہی جائے گا شریعت تو کیا کوئی

بھی ذی شعور انسان اس کا منکر نہیں ہو سکتا۔ البتہ علاج کے طریقے صحیح یا غلط جاننا جائز

ہو سکتے ہیں۔

رہی کی تشریح:-

لفت میں رہی کے معنی منتر پڑھنا ہے۔ اصطلاح میں جھار پھونک کر نام کرنا یا دعائیں پڑھ کر پھونکنا ہے۔ دور جاہلیت میں لوگ غیر اللہ کی مدد لیکر جھار پھونک کیا کرتے تھے صحیح مسلم میں عوف بن مالک الاشجعی سے مروی ہے: ”ہم دور جاہلیت میں جھار پھونک کیا کرتے تھے ہم نے حضور اکرم سے اس بارے میں ذکر کیا یا رسول اللہ ﷺ اس جھار پھونک کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے جھار پھونک کو میرے سامنے پیش کر پھر فرمایا:

”لَا بَأْسَ بِالرَّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شُرْكٌ“ (مسلم)

”اس جھار پھونک میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔“

نشرہ کی تشریح:-

لفت میں نشرہ کے معنی تیز ہونا، نساغ ہونا ہے۔ اصطلاح میں جادو کے تیز کو نشرہ کہتے ہیں۔ اس کا نام نشرہ اسلئے رکھا گیا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ مریض سے مرض کا اثر تیز ہوتا ہے۔

محرزہ انسان سے جادو کے اثر کو زائل کرنا نشرہ کہلاتا ہے اور صرف وہی شخص اس کام کو کرنے پر قادر ہو سکتا ہے جو بذات خود جادو کے عمل سے واقف ہو تو معلوم ہوا کہ جادو کو جادو کے ذریعے دور کرنا ہی نشرہ ہے۔ حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے: جبریلؑ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا اے محمدؐ کیا آپ کو کوئی شکایت (تکلیف) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ پھر جبریلؑ نے دہرایا ”بِسْمِ اللّٰهِ لَوْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدَةٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ“ شاید کہ آپ کو یہ شکایت جادو کے دن رہی ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت و شفا دی اور حاسد یہودی جادو گروں کے حسد کو انہیں پر لونا دیا اور ان کی ہلاکت خیزی کو انہیں کے لئے باعث ہلاکت و رسوائی بنادیا مگر باوجود جادو کے اثرات کے آپ ایک دن کیلئے بھی اس کی سختی سے وہ چار نہیں ہوئے بلکہ اللہ آپ کے لئے کافی ہو گیا پھر اسی نے آپ کو شفا و صحت بخشی۔

آج کل جادو گر کا جادو ثابت کرنا دشوار ہے کیونکہ جادو گر کے لئے کڑی سے کڑی سزائیں متعین ہیں۔ اس کا اعتراف کرنے والا بھی ملنا مشکل ہے۔ تو پھر اس کے عمل کو سمجھنا اور اس کے اثرات کو تسلیم کرنا کس طرح ممکن ہے؟ صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرنا اور اسے پھیلانا اس حدیث کے زمرے میں آتا ہے۔

”كُفِيَ بِالْعَدُوِّ كَذِبًا أَنْ يَحْدُثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ“

(آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ کسی بھی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق و دہروں تک پہنچائے)

دین اسلام میں جادو اور جادو گروں کے متعلق سخت احکامات وارد ہوئے ہیں:

(۱) جادو کا سیکھنا سیکھانا حرام ہے۔ تو پھر اس جادو کو چودہ سو سال کی طویل مدت یعنی حضور ﷺ کی بعثت کے بعد سے آج تک بالکل ختم ہو جانا چاہیے تھا۔

(۲) جادو گر کو قتل کرنے کا شرعی حکم ہے تو پھر اس قدر سخت حکم کے بعد جادو گروں کا بالکل سفلایا ہو جانا چاہیے تھا۔

ان دونوں سخت احکام کا مقصد جادو اور جادو گروں کو ختم کرنا ہے۔

عام طور پر لوگ جادو یا جن کا اثر ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ جادو اور جن کا ذکر تو قرآن کریم میں ہے، لیکن وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ قرآن اور احادیث میں جن چیزوں کا جادو اور جن کے تعلق سے ذکر ہے اس کا راست تعلق مریض کی علامتوں سے ہونے کی کوئی دلیل نہیں جبکہ مریض کی علامتوں کی صحیح تحقیق نہایت ضروری ہے۔

قرآن وحدیث میں جنوں کا جو تذکرہ ہے اس سے جادو یا 'جن' کا اثر سمجھنا یا ماننا کسی طرح مناسب نہیں۔ قرآن مجید میں فسانوں کو شیاطین کے مسم کرنے کا ذکر ہے لیکن مسم کرنے سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ شیطان نے چھو کر بدحواس کر دیا ہے اس کے پچھاننے کا طریقہ بھی ہے۔ کیونکہ جہاں تک شیاطین کے مسم سے ہونے والی علامات بتلائی گئیں وہ تمام علامات نفسیاتی اور دماغی بیماریوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لہذا مذکور بالا علامات شیطان کے مسم سے پیدا ہوتی ہیں یہ کہنا نہایت مشکل ہے۔

سحر کے لفظی معنی 'سمجھ میں نہ آنے والی چیز' ہے۔ انسان کی اپنی ذات اور اطراف کے ماحول میں کئی ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جو ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔ یہ چیز ماضی کے دور میں تھی اور آج بھی موجود ہے اور آئندہ بھی رہے گی لیکن اس سے یہ سمجھ لیما کہ یہ تمام عقل میں نہ آنے والی باتیں 'جن' کے اثرات ہیں انتہائی غلط ہے۔

آج سے سو سال پہلے بعض بیماریوں جیسے بچپائی بی وغیرہ میں بتایا ہونے کو جن یا شیطان کا اثر سمجھا جاتا تھا لیکن آج ایسا کوئی بھی نہیں سمجھتا ٹھیک اسی طرح آج بہت سے دماغی اور نفسیاتی امراض جن کی علامات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی انہیں جن بھوت کا اثر کہہ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ قرآن کریم کی آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف ادوار میں اپنی نشانیاں بتاتا رہتا ہے۔ **سُورِیْہُم اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِی حَتٰی یَتَّبِعِن اٰلَہُ الْحَقِّ** (سورۃ حم اسجدہ۔ ۵۳) (عنقریب ہم ان کو ان کے اندر اور ان کے اطراف ایسی نشانیاں بتائیں گے جس سے ان کے اندر حق واضح ہو جائے گا)

آج کے دور میں ان امراض کی تشخیص کے لئے سی ٹی اسکین MRI اور SPECT جیسے نئے نئے ایجاد کردہ آلات اور جدید ترین مشینوں (PET) Positron Emission Tomography کی مدد سے مختلف علامات کو جاننا

آسان ہو گیا ہے جو آج سے ۲۵۰۳۰ سال پہلے مشکل تھا۔ جیسے جیسے ان علامات کے پیش نظر مرض کی تشخیص واضح ہوتی جا رہی ہے ویسے ویسے انسان کے اندر موجود مختلف نشانیاں بھی واضح ہوتی جا رہی ہیں بلکہ آئندہ دور میں اس میں مزید اضافہ ہی ہوتا رہے گا اسی لئے ان علامات کو بلا کسی تحقیق 'جن' کا اثر کہنا بالکل درست نہیں ہے۔

بعض اوقات تعویذ سے مرض بجائے کم ہونے کے کئی مریضوں میں مرض مزید شدت اختیار کر جاتا ہے اور اگر اس میں قرآنی آیات بھی تحریر ہوں تب تو اس کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے اور اس سے اگر فائدہ نہ ہو تو پھر اس مریض کے دین سے بیزارگی کا سبب بن جاتا ہے اس لئے تعویذ کا استعمال کسی حال مناسب نہیں اور جن امراض کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے ان مریضوں کو اگر ان میں لکھی ہوئی آیتوں کو ورد کرنے کی تلقین کی جائے تو اس طرح یہ عمل ان بیماریوں کیلئے فائدہ مند بھی ہوگا اور اسلام کی تبلیغ کا سبب بھی بنے گا۔

چند سچے و بھرت آمیز واقعات مختلف عاملوں سے رجوع ہونے کے بعد مایوس ہو کر ہوم ریاض ماجیز کے پاس علاج کی غرض سے رجوع ہوئے ان میں سے چند واقعات بطور نمونہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

ایک لیڈی ڈاکٹر میرے پاس علاج کی غرض سے لائی گئی۔

اس کے بھائی نے مجھ سے کہا ”وہ ہر کسی پر شک کرتی ہے۔ گھر سے باہر نہیں نکلتی چڑچڑاپن، غصہ، ہمیشہ شک و شبہ میں مبتلا رہتی ہے، بیحد سمجھانے کے بعد بہ مشکل یہاں آنے کیلئے تیار رہتی۔ وہ کہتی ہے کہ ”جب میں پاگل نہیں ہوں تو مجھے وہ اخانہ کیوں بھجایا جا رہا ہے مجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔“ میں نے جب مریضہ سے بات کی تو اس نے کہا ”ڈاکٹر صاحب! مجھے یہاں زیر دقت لایا گیا، میں بالکل پاگل نہیں ہوں۔“

میں نے کہا آخر کار کوئی تو وجہ ہوگی جسکی بناء پر آپ کو یہاں لایا گیا ہے۔ اس پر اس نے کہا ”اگر آپ میری ”History“ سنو گے تو آپ کو یقین ہو جائیگا کہ مجھ پر کسی نے جادو کیا ہے۔“ پھر وہ کہنے لگی مجھے پندرہ سال کی عمر میں بلند پریش کی بیماری ہو گئی۔ ڈاکٹر نے بلند پریش کی دوائیں دی۔ اس نے کہا ”میں میٹرک کا امتحان دے رہی تھی فارم پُر کرتے وقت لیچر نے غلطی سے پورا نام ایکسا تھ لکھ دیا جبکہ طالب علم اور ولد کے نام کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیے یہ محض لیچر کی غلطی کی وجہ سے ہوا یہ بات مجھے بہت پریشان کر رہی ہے۔“

مجھے Leucoderma (برص) کا مرض ہے اس کا میں نے بہت علاج کیا لیکن مرض بڑھتا ہی گیا جوں جوں دوا کی اس وقت میرا پورا جسم اسکی لپیٹ میں آچکا ہے۔ اور اب میں بالکل مایوس ہو چکی ہوں۔ مجھے عاملوں کے پاس بھی بھجایا گیا۔ ایک دفعہ میرے وہ اخانے میں ایک مریضہ علاج کیلئے آئی تھی اس نے مجھے ایک عامل سے رجوع ہونے کو کہا عامل صاحب خود میرے کلینک پر آگئے عامل صاحب نے پچھونکال کر میرے ہاتھ پر رکھا

اور کچھ دیر رکھنے کے بعد کہا کہ اب آپکا برص بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہو سزا یہ ستم یہ کہ اس نے مجھ سے ۱۰ ہزار روپے وصول کیے۔ میں نے پریکٹس بھی بند کر دی کیونکہ لوگ مجھے فیس کے پیسے بھی نہیں دیتے اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ بھینا کسی نے جادو کیا ہے اسلئے لوگ مجھے فیس نہیں ادا کر رہے ہیں اور میرا وہ اخانہ نہیں چل رہا ہے۔

کچھ لوگوں نے اصرار کیا کہ آپ پریکٹس شروع کریں اور میں نے گاؤں کے ایک میڈیکل اسٹور والے کو شادی کا پیغام بھیجا میں نے شادی کیلئے اصرار کیا تو وہ مالتے رہے اور اصرار کرنے پر کہنے لگے کہ ”تانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں“ اس جملے سے میں پریشان ہو گئی۔ اس کے بعد میری شادی ہو گئی شادی کے بعد ایک رات زور کی چٹخ سنائی دی۔ لیکن گھر کے دیگر افراد کو وہ آواز سنائی نہیں دی۔

ایک روز میری ایک قریبی رشتہ دار عورت میرے بال سنو اور رہی تھی میرے شوہر نے دیکھ لیا تو انہوں نے مجھے بازو لے کر کہا ”اسے اپنے بالوں کو ہاتھ کیوں لگانے دے رہی ہو یہ عورت ”کرتی کر توت“ کرتی ہے۔“ اور کہا ”ان سی کی لڑکی سے پہلے میرا رشتہ ہونے والا تھا اب یہ عورت اسی انتقام کے جذبہ سے کرتی کر توت کر کے ہم دونوں میاں بیوی کے درمیان مائتافی پیدا کر دے گی۔“ یہ بات کہتے ہی میرا شبہ اور بڑھ گیا اور اسلئے پھر مجھے ایک عامل صاحب کے پاس بھجایا گیا۔ عامل صاحب نے کہا یہ سایہ ہے اثرات ہیں اور ایک منصوبہ بند طریقہ پر آپ کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور انہوں نے تین جمعرات تک آنے کیلئے کہا اسی درمیان میرے والد کا انتقال ہو گیا میرا یقین اور بڑھ گیا کہ مجھ کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ میری بے چینی بڑھتی گئی مجھے قینہ نہیں آتی ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے۔ سسرال کے لوگوں پر میرا شک بڑھتا گیا میرے بھائی نے زیر دقت مجھے یہاں لایا ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ کیا یہ مجھ پر جادو نہیں ہے؟ میں نے مریضہ سے پوچھا کہ ”آپ کو اور کیا تکلیف ہے؟“ اس نے کہا کہ

میں جو بھی باتیں کرتی ہوں اس کا علم میری سمیٹیوں کو ہو جاتا ہے۔ میں نے مریضہ کو کافی حد تک سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ جاوہر کا اثر نہیں بلکہ ایک مرض ہے اسکو Paranoid Schizophrenia ”اسکیزوفرینیا“ کہا جاتا ہے۔

میں نے اس مرض کی علامات مریضہ اور اس کے رشتہ داروں کو بتائی نیز رشتہ داروں کو اپنی کتاب ”دماغی صحت“ میں سے اسکیزوفرینیا پر مضمون پڑھنے کیلئے دیا تو وہ پڑھ کر وہ بالکل مضمّن ہو گئے کہ یہ بیماری ہی ہے لیکن مریضہ نے یہ ماننے سے انکار کر دیا اور وہ علان کیلئے کسی طرح راضی نہ ہوئی۔ اگر ہم مریضہ کی علامات پر غور کریں تو یہ بات واضح ہوتی ہے اسکی تمام باتیں ”اسکیزوفرینیا“ مرض کی علامات ہیں اور اسے جو شبہ ہو رہا ہے وہ بھی اسی مرض کی علامات ہیں ”اسکیزوفرینیا“ میں خیالات میں بگاڑ آ جاتا ہے اور مریضہ کے دل میں یہ بات جاگزیں ہوئی کہ فارم پُر کرتے وقت لپچر نے غلطی سے پورنام ایک ساتھ لکھ دیا جسکی وجہ سے نام غلط ہو گیا اور یہ بات سوچکر وہ پریشان ہی رہتی ہے۔

یہ پریشانی اس کے اپنے خیالات میں بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ لوگوں پر شک و شبہ کرنا یہ بھی ”اسکیزوفرینیا“ کی علامات ہیں ان علامات کی وجہ سے مریضہ کے میکہ والوں کے سسرل والوں کے ساتھ تعلقات خراب ہو گئے اور انہیں یہ چیز جاوہر محسوس ہونے لگی کیونکہ اس قسم کی باتیں عملیات کی کتابوں میں موجود ہیں اور یہ واقعات ہونے سے جاوہر کا نام یقین میں بدل گیا۔

زبردستی اسے دوا خانے میں شریک کیا گیا پھر صرف ایک ہفتہ کے علان کے دوران وہ کافی تندرست ہوئی اور اب وہ پابندی سے علان کر رہی ہے خود علان کی غرض وہ دوا خانہ آتی ہے۔ گھر میں اپنا کام کاج کر رہی ہے۔ اس کے تمام شکوک و شبہات مکمل طور پر رفع ہو گئے اور اسکی یہ کیفیت صرف حالت مرض کی وجہ سے تھی اور علان سے وہ اللہ کے فضل سے شفیاب ہو چکی۔

اسی طرح ایک ۳۸ سالہ مریض جو عالم دین بھی ہے میرے پاس بغرض علان تشریف لائے۔ انہوں نے کہا میرا دل کہیں نہیں لگتا خیالات کا سلسلہ سانس کی طرح چلتا رہتا ہے۔ وسوسے مسلسل آتے رہتے ہیں خوفناک ڈراوے خواب دکھائی دیتے ہیں شکوک و شبہات زبان پر مسلسل آتے رہتے ہیں۔ زبان سے بے ساختہ ”طلاق“ کا لفظ ادا ہوتا ہے ایسا لگتا ہے کہ لفظ طلاق خود بہ خود ادا ہو رہا ہے۔

”انہیں خیالات اور وسوسے نے میرا جینا دشوار کر دیا کئی مسائل کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ مفتیان کرام سے رجوع ہونا پڑا جب فتویٰ جاری ہوا تو اس کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ بیوی کی حالت خراب ہوئی رات دن روتی ’دعا میں کرتی رہتی ہے‘ سچے و خاندان کا ہر فرد پریشان ہے‘ نیز میرے تمام ساتھی بھی پریشان ہیں اور کام کاج و کاروبار بھی بری طرح سے متاثر ہو گیا ہے۔“ جب میں اسکول میں بچوں کی تعلیمی رپورٹ لکھتا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں ”طلاق“ نامہ لکھ رہا ہوں تو فوراً میں فائل رپورٹ ختم کر دیتا ہوں۔ جب کبھی مسجد مدر سے یا کسی اور جگہ بیان کرتا ہوں تو وجہ زبان پر ہوتی ہے نہ کہ دل و دماغ کی طرف جسکی وجہ سے کئی دفعہ غلط بیانی ہو جاتی ہے۔ جب بھی ان خیالات وسوسوں کو روکنے کی کوشش کرتا ہوں تو طبیعت میں بے چینی مزید بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ کبھی کبھی رونے لگتا ہوں۔“

”کبھی خیال آتا ہے کہ ٹیبل پر رکھا ہوا قلم اٹھا رہا ہوں مجبوراً اسے غیر ضروری طور پر اٹھا لیتا ہوں۔“

”ایک دفعہ صبح چارپائی پر لیٹا تھا کہ اچانک میں نے محسوس کیا کہ کوئی مجھے دبا رہا ہے حالانکہ وہاں کوئی بھی شخص نہ تھا اور میں نے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی سب سے زیادہ پریشان کن کیفیت وہ ”طلاق“ کا لفظ زبان سے ادا ہونا ہے میں لاکھ کوشش کرتا ہوں کہ یہ لفظ ادا نہ ہو لیکن اس کے باوجود زبان و لب دونوں ”طلاق“ کا لفظ ادا کرتے ہیں۔“

تقریباً پانچ مفتیان کرام سے اس بارے میں استفسار کیا ان میں سے ایک مفتی صاحب کا فتویٰ تھا کہ ”طلاق“ ہو چکی ہے۔ دوستوں سے کہہ کر تہائی میں دوبارہ نکاح پر حلالا تاکہ تسلی ہو۔ اس حالت کا عاملوں سے ذکر کیا تو ان کا کہنا تھا کہ مجھے ”سحر“ ہو گیا ہے عاملوں نے عامل سے رجوع ہونے کا مشورہ دیا۔

”میں پہلے تو ایک ڈاکٹر سے رجوع ہوا ان کی دواؤں سے مجھے تھوڑا افادہ بھی ہوا لیکن جیسے ہی مجھے ”سحر“ کا یقین ہو گیا تب میں نے دوا استعمال کرنا بند کر دی۔ میں نے دوا دوبارہ شروع کر دی تو دوسو سے قدرے کم ہو گئے لیکن مکمل آرام نہیں ہوا میں ”سحر“ کا اثر زائل کرنے کیلئے سورۃ بقرہ و دیگر سورتوں کی تلاوت کرتا ہوں۔ کبھی کبھی پریشان کن خواب نظر آتے ہیں میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ مجھے خواب میں ایک عامل کے پاس لیجا لیا گیا اور میں ان کے سامنے اپنے کپڑے پھاڑ رہا ہوں چھانک لگا رہا ہوں پھر اچانک میری آنکھ کھل گئی۔

اس دوران ایک عامل صاحب سے ملاقات ہوئی ان سے ”سحر“ کے بارے میں دریافت کیا عامل صاحب نے بتلایا کہ ”سحر زدہ کو مندر نظر آتا ہے سناپ نظر آتا ہے سنا و منظر آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔“

میرے بارے میں انہوں نے کہا ”آپ کے اور آپ کی بیوی کے درمیان تفرقہ ڈال دیا گیا“ اب میرا یقین میرے اس بھائی کی طرف پلا گیا جس کا اس سے پہلے رشتہ طے ہوا تھا پھر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا رشتہ ٹوٹنے کی وجہ سے شاید میرے بھائی نے مجھ پر جادو کر دیا یہ وساوس مسلسل میرے ذہن میں آتے رہتے ہیں اور لاکھ کوشش کے باوجود میں اسے دور کرنے میں ناکام ہو جاتا ہوں۔“

”میں کوئی بھی کام ٹھیک طرح انجام نہیں دے پا رہا ہوں میرے گھر کا ہر فرد میری اس حالت سے سخت پریشان ہے میرا غصہ اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ اس حالت میں زبان پر بالکل قابو نہیں رہتا“ اس کی بیوی کو ”آپ کی بیوی“ کی بیوی کو ان کی بیوی ”مفتی صاحب کی بیوی کو عالم صاحب کی بیوی“ اور عالم صاحب کی بیوی کو مفتی صاحب کی بیوی وغیرہ جیسے غیر مربوط ہے جگم جگم زبان سے ادا ہو جاتے ہیں۔“

یہ پوری کیفیت سننے کے بعد میں نے ان عالم صاحب کو بتلایا کہ میرے علم و مطالعہ اور میرے تجربہ و مشاہدہ کی روشنی یہ ایک نفسیاتی مرض ہے جسے (OCD) ”آبسیسیو کمپلسیو ڈس آرڈر“ کہتے ہیں۔

میں نے انہیں اس مرض کی علامات بالتفصیل سمجھائی اور حسب معمول ان سے اپنی کتاب ”لومانی صحت“ سے ”آبسیسیو کمپلسیو ڈس آرڈر“ سے متعلق اس مرض کا مطالعہ کرنے کی درخواست کی اور اس کے بعد پھر ان سے گفتگو کی انہوں نے کہا ”یہ پڑھنے کے بعد میں اب مطمئن ہو گیا ہوں کہ میرا مرض ”آبسیسیو کمپلسیو ڈس آرڈر“ ہی ہے پھر انہوں نے میرے علاج پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔

اس مرض کے علاج میں ساکوتھیراپی، بیہیوئر تھیراپی اور دوائیاں تینوں کو استعمال کیا جاتا ہے اور ان سے کافی اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ساکوتھیراپی میں مریض کے ذہن میں جو وساوس پیدا ہوتے ہیں انہیں روکنے کی تربیت دی جاتی ہے اور بیہیوئر تھیراپی میں ان خیالات کی وجہ سے ابھرنے والے جذبات کو روکنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

اور دوائیاں دماغ میں قوت پذیر کیمیائی ردوبدل کو مائل کرنے کیلئے دی جاتی ہے۔

ان تینوں طریقوں کا استعمال عالم صاحب کے مرض کے علاج کیلئے کیا گیا اور وہ بخوشی خدایہ شفا یاب ہو گئے اور دو سال سے ان کے تمام وساوس بھی ختم ہو گئے اور اب وہ اپنی معمول کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

علاج کے بعد میں نے عالم صاحب سے اپنے ذاتی تاثرات قلم بند کرنے کی درخواست کی انہوں نے میری اس درخواست پر اپنے تاثرات بھی قلم بند کئے اس کا کچھ حصہ میں یہاں قارئین کیلئے پیش کر رہا ہوں۔ ملاحظہ کیجئے۔

(”ایک واقعہ یہاں بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وضاحت بھی ضروری دیکھ کتابوں ترجمہ یوں اور اہل قلم حضرات اگر کسی مسئلے کو اپنے قلم کے احاطے میں نہ لائیں تب کوئی عالم کس طرح الجھن میں پڑا ہو سکتا ہے خصوصاً میرے جیسے مریض۔

ہوایوں کہ تقریباً آٹھ مہینے کا عرصہ ہوا ہوگا میں نے ایک کتاب ’آپ کے مسائل اور اس کا حل‘ پڑھی جس میں لکھا تھا ”اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہہ دے کہ ”تو گھر چلی جا“ تو ’طلاق‘ واقع ہو جائیگی۔“ میں کئی بار نصیحت کی حالت میں اور عام حالت میں یہ الفاظ ”ا“ کر چکا ہوں۔

اس عبارت کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ تحقیق ہونے کے باوجود بھی یہ بات میرے ذہن میں گھر کر گئی کیونکہ مصنف نے نیت کے بارے میں اپنی کتاب میں وضاحت نہیں کی۔ اور عرصے طویل کی بناء پر لکھنے سے میں پریشان ہو گیا۔

میں نے ’معارف القرآن‘ میں پڑھا ہے کہ جس شعبہ میں بھی کام کر رہے ہوں اس شعبے کا علم ہونا بھی ضروری ہے ’علم اتنا حاصل کرنا فرض میں ہے کہ حرام اور حلال کی تمیز آجائے۔

اس ضمن میں سرور کائنات حضور پاک ﷺ کے دور کا ایک واقعہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

ایک روز آپ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا ”تم لوگ کیا کر رہے ہو؟“ صحابہؓ نے جواب دیا ”ہم مخلوقات الہیہ میں غور کر رہے ہیں۔“ حضور ﷺ نے فرمایا ”ٹھیک ہے خدا کی ذات میں غور مت کرو۔“

میرا معاملہ ’طلاق‘ کے تعلق سے اتنا الجھ گیا تھا کہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہوئے سورہ طلاق کی تلاوت کرنی چھوڑ دی اس ڈر سے کہ کہیں پڑھنے پر طلاق واقع نہ ہو جائے۔ لفظ طلاق کا ہر سوسہ تو میرے حساب سے دن میں کئی بار آتا ہے۔ تین بار طلاق کی جو شرعی حد ہے وہ تو میں نے شاید ہزاروں بار ادا کر دی ہے۔ اب آپ حضرات ہی غور کیجئے کہ ایک عالم کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے تو عام آدمی کا تو اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہے۔

لفظ طلاق دوبار بار میری زبان پر آتا ہے تو میں سوچنے لگتا ہوں اس حالت میں تو مجھے ایک مستقل تاضی کی ضرورت پڑ جائیگی ہر طلاق کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت پیش آئیگی۔

ڈاکٹر تقاری صاحب سے ملاقات کے بعد میں کافی حد تک مطمئن اور ریلیکس ہو گیا ہوں۔ تقاری صاحب کا مریض کو سمجھانے اور اعتماد میں لینے کا ہنک بہت موثر ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں ڈاکٹر صاحب کی صوفی ’علم اور مشن‘ پُر اثر ہے اور کوشش قابل تعریف ہے ڈاکٹر صاحب نے علم دین اور علم طب دونوں طریقوں سے سمجھا کر نام بیسے مذہبی لوگوں کو مطمئن کیا یہ ایک قابل ستائش اور کامیاب کوشش ہے۔ چنانچہ بہت سارے لوگوں کو جو اس قسم کے امراض کو سمجھتے ہیں اس انداز سے سمجھانا انتہائی ضروری ہے۔“

اس واقعہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ عالم صاحب کے وساوس یقینی طور پر بیماری کی وجہ سے تھے اور ان وساوس میں مزید اضافہ کا کام عامل حضرات نے کیا

چنانچہ جب میں غور کرتا ہوں تو مجھے سورہ ناس کی یہ آیات یاد آتی ہیں۔

‘من شر الوساوس المخنساس الذی یوسوس فی صدور الناس
من الجنة والناس’

یہاں ”والناس“ کا جو ذکر ہے وہ اسی طرح کے افراد پر صادق آتا ہے کیونکہ وہ لوگوں کو براہ وادینے کا کام تو انہی حضرات نے کیا۔

ہمیں حضور ﷺ کی سنت کے مطابق معوذتین صبح و شام پڑھنا چاہئے تاکہ ہم جنوں کے ساتھ ساتھ اس قسم انسانوں کے شر سے بھی محفوظ رہیں۔ نیز اس قسم کے وسوسوں ڈالنے والے عاملوں کے پاس جانے سے احتراز کریں تاکہ انہیں ہمارے ان وسوسوں کو براہ صانع کا کوئی موقعہ ہاتھ نہ آئے۔

ایک ۳۰ سالہ خاتون جو دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کر چکی تھی میرے پاس علاج کی غرض سے آئی اس سے پہلے طبیعت مارل تھی۔

ایک روز صبح اٹھتے ہی تین گھنٹے تک لگاتار رگڑ پر دستی رہی۔ پکڑ کر لٹا دیا تو بہت ضد کرنے لگی زبردستی پکڑ کر رکھا۔ پھر ایک عامل صاحب کو بلا لیا انہوں نے مریضہ کے سامنے کچھ تعویذ بتائے اور کچھ تعویذ گھول کر پینے کے لئے دیا۔ پھر عامل صاحب نے ایک گھڑ پانی منگایا۔ انہوں نے مریضہ کے منہ پر پانی مارا اور اس سے پوچھا کہ نام بتاؤ؟ لیکن مریضہ نے منہ تک نہ کھولا۔

عامل صاحب نے کہا اثرات ہیں پھر کہا کہ مریضہ کو روم میں اکیلا چھوڑ دو مریضہ نے دیوار پھلانگ کر بھاگنے کی کوشش کی اس پر عامل صاحب نے کہا کہ اسے میرے پاس گھر لے آؤ۔ لیکن مریضہ کافی گڑبڑ کر رہی تھی اسلئے اسے لیکر نہیں گئے۔ ایک اور عامل صاحب نے گتے میں ڈوری ڈالکر دم کیا۔

ایک اور حکیم صاحب کو دکھایا گیا تو انہوں نے کچھ عمل پڑھا جس سے مریضہ ایک دم بے قابو ہو گئی پہلے والے عامل کو بلایا گیا انہوں نے کچھ پڑھا تو طبیعت پھر سنبھل گئی۔ تین دن ٹھیک رہی ایک روز اچانک وہ پیر میں بڑبڑانے لگی۔ رات میں بھی صرف وہ گھنٹے سو پانی عجیب حرکتیں کرنے لگی سانپ کی طرح پھنکنا رہا اور قرآنی آیات پڑھنا شروع کر دی پھر وہ کہنے لگی دیکھا میرے آئین میں نور آ گیا ہے صور پھونکا جا چکا اور دنیا ختم ہو گئی میں اب آخرت میں پہنچ گئی ہوں۔

ایک ڈاکٹر کے پاس لے جا کر معائنہ کروایا تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر قادر ری صاحب سے رجوع کر لیجئے۔ چنانچہ اس کے بعد مریضہ کو میرے پاس لایا گیا اس کا معائنہ کیا گیا۔ مریضہ کو دیکھ کر میں نے کہا کہ اس مرض کو ایکویٹ سائیکوٹیس

(Acute Psychosis) کہتے ہیں۔ اس میں بیماری اپنا تک شروع ہو جاتی ہے اور پھر ایک دو ہفتے کی مدت میں کم بھی ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات یہ بغیر علاج کے بھی کم ہو جاتا ہے لیکن اس میں خود کو یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کا اندیشہ رہتا ہے اس کا علاج کروانا ضروری ہے تاکہ وہ دوسروں کو نقصان نہ پہنچائے اور مریض کی تکلیف بھی کم ہو جائے۔

پھر جب نفسیاتی مرض کی تشخیص کے بعد اس کا علاج شروع کیا گیا تو الحمد للہ صرف ایک ہی ہفتہ کی قلیل مدت میں وہ شفا یاب ہوئی۔

ایک ۴۴ سالہ غیر شادی شدہ مرلیض کو بغرض علاج احقر کے پاس لایا گیا۔ اس نے یوں تفصیل بتلائی مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے، چھاتی پھٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، مجھے بھوتوں کے چہرے نظر آتے ہیں میرے جسم میں آگ کی سی جلن محسوس ہوتی ہے، کھانا بدبودار محسوس ہوتا ہے، مرلیض کے رشتہ داروں نے کہا یہ پورے دن نماز میں مشغول رہتے ہیں، بے وقت نماز پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں، انہیں نیند قطعاً نہیں آتی، بے چین اور اس اس رہتے ہیں۔ ”میں نے پوچھا یہ سب کب سے شروع ہوا؟“

رشتہ داروں نے تفصیلات بتائی کہ مریض اپنے کھیت میں کام کرتا تھا۔ وہاں عورتیں بھی کام کرتی تھیں ان میں نوعمر لڑکیاں بھی تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی سے مریض کے عشق کا چکر شروع ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ سال یہ سلسلہ جاری رہا۔ وہ لڑکی دوسرے مذہب کی تھی مریض اور اس لڑکی کے درمیان تعلقات بھی قائم ہو گئے تھے۔

اس دوران اس کے گھر کے کسی فرد کو اس بات کی بالکل خبر نہ ہو سکی۔ گاؤں کے لوگوں کے ذریعہ ہی اس بات کا پتہ چلا تو گھر کے فرد نے انہیں گھر واپس بلالیا۔ پھر بدامی کے ڈر سے مریض نے لڑکی سے اپنے تعلقات بھی ختم کر دیے اور اس لڑکی سے نہ ملنے اور نہ ہی بات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر بھی مریض کو یہ شک ہوا کہ اس لڑکی نے اس پر جادو کر دیا ہے کیونکہ اس نے سبھوں سے ملنا چھوڑ دیا اسے بے چینی گھبراہٹ ہونے لگی اور نیند نہیں آتی مریض نے ”جادو“ سمجھ کر ایک عامل صاحب کو اپنی داستان سنائی تو اس پر عامل صاحب نے کہا ”آپ کو میرے پاس علاج کرنا پڑیگا۔“

عالم صاحب نے اس سے کچھ سامان منگویا جن میں لیموں، کیلے، بھیلہ اور سونی، انڈے، رانی، کالا کپڑا اور کالا دھواگہ شامل تھے عالم صاحب نے بیٹھ کر مریض کا نام و پتہ لکھا پھر مریض کو گھر کے اوپر والی منزل پر جہاں روشنی نہیں تھی لے کر گئے، دونوں ہاتھوں پر زعفرانی sketch پین سے اردو میں کچھ لکھا مریض اردو سے ناواقف تھا۔ عالم صاحب نے

کچھ چیزیں منگوائی پھر پانچ اسٹیل کے گلاس کورے کانڈ پر امدھے رکھ دیئے اور نکلی بند کر دی مریض کو سامنے کھڑا کر دیا کچھ کورے کانڈ اسے بھی جلائے اور موٹل کو پیش کیا مریض نے اس موٹل کو نہیں دیکھا۔ اور عامل صاحب نے موٹل سے کہا ”کشتی لے کر آ پھر مجھے اور اس کو لیکر گاؤں لے جا جہاں مریض کا گاؤں ہے اور وہاں پر دونوں کا انتظام کر اور ہماری حفاظت کر“۔ لیکن مریض کا کہنا ہے کہ ہم تو اتنی جگہ پر کھڑے رہے۔

پھر کانڈ پر عامل صاحب نے ایک نقش بنا کر دیا اور کہا کہ اس کو گھر میں لٹکا دو۔ لیکن مریض نے کچھ دنوں تک نقش دیوار پر رہنے دیا پھر اس کو نکال دیا اور پانی میں بہا دیا۔ عامل صاحب نے جو تعویذ دیئے تھے وہ بھی انہیں واپس کر دیا پھر خود مریض کا کہنا ”حیکہ“ وہ ان تعویذات کو بھی پانی میں بہا دیتا تو بہتر ہوتا شاید اس طرح سے اس کی ساری پریشائیاں دور ہو جاتیں، بہر حال اسے کوئی افادہ نہیں ہوا۔

پھر مریض اپنے شہر میں رہنے لگا اور اسکا لڑکی سے کسی قسم کا تعلق بھی باقی نہ رہا۔ پھر عامل صاحب نے چند چیزیں پر دم کیا اور کہا کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا اور مریض سے ۷۰۰ ہزار روپے بھی وصول کیئے اور مریض کو پابند کیا کہ ان چیزیں کو فناں جگہ پھینک دو۔ مریض نے عامل صاحب کے حکم کے مطابق سب چیزیں سیلابی بابا کی درگاہ میں بہا دی اور باقی چیزیں گنوں میں پھدیک دی پھر عامل صاحب نے مریض کو مزید تعویذ دیئے اور کچھ نقش بنا کر بھی دیئے اور کہا کہ ان کو گھر میں رکھو اس سے تمہاری حفاظت ہوگی اور کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ مریض کا کہنا ”حیکہ“ اس تعویذ کو ہر روز بہا کر دیا دھواں دینے سے سب کچھ تعویذ کے کنٹرول میں رہتا ہے۔“ پھر عامل صاحب نے کہا کہ ”تم چالیس دن جماعت میں جا کر آؤ“ مریض چالیس دن جماعت میں بھی گیا لیکن کسی طرح کا افادہ نہ ہوا۔

مریض کے ہاتھوں اور پیروں میں کافی چھالے آ گئے تھے مریض نے اس کا بھی علاج

نہ کروایا اور وہ جماعت سے لوٹ کر آنے کے بعد درگاہ گیا۔ وہاں کے خدام مریض کو جانتے تھے انہوں نے مریض کے ٹہرنے کا انتظام کیا پھر مریض نے غسل کیا اور جنت کے دروازے کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد جب کھانا کھانے کے لئے باہر نکلا تو اس نے دوکانوں پر چند طغریں دیکھے تو پھر اسے اپنے پرانے خیالات اور تھوڑی سی یاد آ گئے خدام نے مریض کو تاکید کی کہ جنت کے دروازے کے پاس بیٹھو سب ٹھیک ہو جائیگا۔

مریض کو وہاں بیٹھنے سے سکون بھی محسوس ہونے لگا۔ وہاں مریض (آٹھ ۸) دن مقیم رہا وہاں حوض کے پانی سے مریض اپنا منہ ہاتھ پیر دھوتا رہا جس کی وجہ سے اس کی سوجن میں کمی واقع ہوئی اور اس کی تکلیف بھی کافی حد تک کم ہوئی اور اس کے پیروں کے چھالے بھی اچھے ہو گئے۔ ان چیزیں کا خود، شاید دکر کرنے کے بعد مریض کا عقیدہ اور پختہ ہو گیا۔

مریض نے نوے دنوں میں حوض کے پانی کی دو بوتلیں بھر کر انہیں اپنے ساتھ گاؤں لے آیا اور اس پانی کو اس نے غسل کے پانی میں ملا دیا اور پانی کو اپنے کھیت میں بھی چھڑکا اس کا کہنا تھا کہ اس کی بدکت سے اس سال بارش اچھی ہوئی اور فصل بھی اچھی رہی۔

اتنا سب عمل کرنے کے بعد بھی مریض کی بے چینی دور نہیں ہوئی تو مریض نے عامل صاحب کے نقش اور تعویذ انہیں واپس کر دیئے اور مریض کے ذمہ عامل صاحب کے دو ہزار روپے باقی تھے اس وجہ سے مریض کا یہ خیال تھا کہ باقی ماندہ رقم نہ دینے کی وجہ سے عامل صاحب اس پر الٹا عمل کر دیں گے، اسی بات کے پیش نظر مریض اور زیادہ پریشان ہو گیا حتیٰ کہ وہ جسمانی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔

یہ سن کر میں نے کہا یہ صرف نفسیاتی بیماری ہے جادو وغیرہ نہیں ہے۔ اسکی بیماری پریشن اور میڈیا پر مشتمل ہے جسے بینک ڈپرےسیو سا لکھتے ہیں۔ مریض کے لڑکی

کو چھوڑنے کی وجہ سے اسے ڈپریشن کی کیفیت طاری ہوگئی جس کی وجہ سے وہ بے چین ہوتا تھا، نیند بھی نہیں آتی تھی اور وہ اس اور اس رہتا تھا مختلف سماں بھی آتے رہتے تھے جن میں ایک موسم یہ بھی تھا کہ اس میں لڑکی نے جادو کر دیا ہے۔ بعد میں یہ موسم بھی پیدا ہو گیا کہ عامل صاحب بھی کچھ نقصان پہنچا کیونکہ یہ ڈپریشن کی علامت ہے اور جو سکون درگاہ پر محسوس ہوا وہ صرف اللہ کے ذکر سے ہوا جیسا خود قرآن کہتا ہے:

الَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ.....

(سن لو کہ صرف اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے)

لیکن اس کا ڈپریشن کا مرض وہ اٹھانے لائے کے وقت بھی باقی تھا بلکہ مرض کی شدت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

لیکن مریض کو مناسب حال دوائیاں، شاک ٹریٹمنٹ (ECT) دی گئیں اور کونسلنگ جس کی وجہ سے اس کا ڈر ختم ہو گیا اور الحمد للہ علاج کے بعد وہ مکمل صحت یاب ہو کر لوٹا۔

ایک ۴۵ سالہ شادی شدہ خاتون کو ان کے شوہر بغرض علاج مایوس کے پاس لے آئے۔ مریضہ کے شوہر نے بتایا یہ ہمیشہ مجھ پر شک کرتی رہتی ہے جب میں کاروبار کی غرض سے باہر جاتا ہوں تو یہ بھی میرے ساتھ آ جاتی ہے۔ جب میں دکان میں عورتوں سے بات کرتا ہوں تو مجھ پر شک کرنے لگتی ہے میں کسی دوسری عورت کے چکر میں ہوں مجھے ہمیشہ ڈانٹتی اور برا بھلا کہتی ہے۔

میرا کاروبار چوڑیاں بیچنا ہے اور یہ کاروبار مکمل طور پر عورتوں سے متعلق ہے اسلئے میں اب کام بھی نہیں کر سکتا۔ یہ کہتی ہے کہ میں نے دوسری شادی کر لی حالانکہ یہ بات حقیقت کے برخلاف ہے۔ میرے لاکھ سمجھانے کے بعد بھی وہ نہیں مانتی، اسکی وجہ سے میں سال دیر بعد سال سے نماز کیلئے مسجد نہیں جا سکا۔ رشتہ دار دوست و احباب سے بالکل کٹ کر رہ گیا ہوں تقریبات میں شرکت و شہوار ہوگئی۔ گھر میں بھی سکون نام کی چیز نہیں گھر میں آتے ہی وہ میرا گلیوں سے استقبال کرتی ہے۔

میری بیوی کہتی ہے ”تمہارے غیر عورتوں سے ناجائز تعلقات ہیں تم ابھی فلاں عورت سے مل کر آئے ہو میں نے تم کو فلاں عورت کے ساتھ اس گھر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تم میرے ساتھ اچھا بھلا نہیں کرتے اور دوسری عورت کے ساتھ باہر ہوٹوں اور شہر میں گھومتے رہتے ہو۔ دوسرے کئی لوگوں کے سمجھانے کے بعد بھی یہ بات میری بیوی کے سمجھ میں بالکل نہ آئی۔

یہ پوری داستان سننے کے بعد میں نے کہا اسے ”بیر امانیڈ ڈیپریو جن“ ہو گیا ہے جو ”اسکیز فرینیا“ بیماری میں پایا جاتا ہے اور انہیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی پھر میں نے دریافت کیا کہ یہاں آنے سے پہلے آپ لوگوں نے کن کن حضرات سے علاج کروایا؟

مریضہ کے شوہر نے کہا میں نے ایک عامل صاحب کو بتایا ان عامل صاحب کے بارے

میں مشہور ہیکہ وہ میاں بیوی میں تفرق ڈالنے کا عمل کرتے نیز اسکا علاج بھی کرتے ہیں۔ ان سے میں نے لمبا علاج کروایا حتیٰ کہ وہ ہمارے گھر دو تین مہینے بغرض علاج مقیم رہے اور بطور فیس ہم سے ۱۰ ہزار روپیے بھی وصول کئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ”اس بیماری کا علاج پورے مہاراشٹر میں کہیں بھی نہیں ہو سکتا“ یہ تمام علاج معالجہ کے باوجود مرض میں کوئی فرق نہیں ہوا بلکہ مرض بڑھتا ہی گیا۔

پھر میں نے علاج کا سلسلہ چھوڑ دیا، کچھ عرصے بعد بیماری خود بخود ٹھیک ہو گئی اور میری بیوی ۱۴ سال تک ٹھیک رہی اسکے بعد پھر دوبارہ طبیعت بگڑ گئی اس بار اس کے اثرات زیادہ شدید تھے جن میں ”شہر مارنا“، ”مٹی پھینکنا“، ”گالی گلوٹ کرنا“، ”شک کرنا“ بھی شامل ہے۔

ان حالات میں بیوی کو شہر کے مقامی دو خانے میں شریک کیا گیا جہاں وہ علاج سے ٹھیک ہو گئی لیکن اس نے وہاں سے لہجہ بند کر دی تو مرض پھر عود کر آیا۔ اس دوران شہر کے ایک اور عامل صاحب سے رجوع کیا۔

ان کا طریقہ علاج یہ تھا کہ انہیں ایک کانڈ پر مریضہ کا نام عمر اور گاہاں کا پتہ وغیرہ لکھ کر دیا جاتا ان تفصیلات کو دیکھ کر عامل صاحب علاج کرتے۔ عامل صاحب نے وہ پرچی پڑھی اور تعویذات لکھ کر دیا جن میں کچھ پانی میں ڈال کر پینے کیلئے تھے تو کچھ جلانے کیلئے لیکن اس علاج کا بھی کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے ایک اور عامل صاحب کو بتلانے پر انہوں نے مریضہ سے کہا ”دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ جوڑو“ جوڑنے پر ہتھوڑ کہا کہ ”ہاتھ چھوٹے بڑے ہو گئے ہیں نیز ان کی بچہ دانی میں بھی فرق آ گیا ہے“۔ پھر عامل صاحب نے کچھ پڑھا اور پھر دوبارہ ہاتھ جوڑنے کیلئے کہا پھر کہنے لگے کہ ”اب ہاتھ بڑھ ہو گئے ہیں“۔ پھر کچھ دوا کیں بھی دیں اور کہا کہ ”اس سے جنسی خواہشات میں کمی واقع ہوگی اور دماغ کی گرمی بھی کم ہوگی“۔ لیکن مریضہ کو اس سے

بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ایک اور عامل صاحب کے پاس مریضہ کو علاج کی غرض سے بھجایا گیا۔ عامل صاحب مانیتا تھے۔ مریضہ کی کیفیت سس کر کہنے لگے کہ ”آپ کو اس کا مکمل علاج کرنا پڑیگا اور اس کے لئے تمہیں ہزار روپیے درکار ہوں گے کیونکہ اس علاج کیلئے دو امیں عربستان سے منگوانی پڑتی ہیں“ ”کوہ طور“ سے بھی دوا کیں منگوانی پڑے گی وہاں انسان نہیں جاسکتا ہمارا موکل یہ کام انجام دیتا ہے یہ دوا کیں اسی کے ذریعہ منگوانی پڑیگی“۔ تو ہر نے کہا میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے صرف ۱۱۰۰ گیارہ سو روپیے ہے جو میں آپ کی خدمت میں پیش کئے دیتا ہوں۔

اس پر عامل صاحب راضی ہو گئے اور کچھ زبان سے پڑھا کاغذ کی چٹھیاں سارے بدن سے اتار کر ایک پولی باندھی اور اسکو کھولنے سے منع کیا اور خبردار کیا کہ اگر کھولوگی تو اندھے ہو جائیگی اور ناکید کی کہ پولی جلکاؤں اور چالیس گاہاں کے درمیان ہی پھینکنا مریضہ کے شوہر نے حکم کی تعمیل کی اور دونوں شہروں کے درمیان ہی پولی پھینک دی۔ شام ہو گئی ہلکا اندھیرا چھا گیا میاں بیوی اپنے گھر واپس پہنچتے ہی فون آیا جو عامل صاحب کا تھا۔ عامل صاحب نے کہا کہ ”تم نے پولی غلط جگہ پھینکی اسی لئے وہ پولی واپس ہمارے پاس آ گئی ہے“۔ وہاں بھی علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔

آخر کار ان تمام علاج سے تھک کر اب آپ کے پاس آیا ہوں۔

اگر ہم اس کیس (Case) پر غور کریں تو یہ بات صاف طور پر واضح ہوتی ہے کہ مریضہ کی بیماری بار بار لوٹ رہی تھی۔ جس میں بار بار دورے بھی پڑے تھے پہلی مرتبہ علاج بند کرنے کے باوجود مریضہ ٹھیک ہو گئی۔ پھر کچھ عرصے بعد ملاقاتیں دوبارہ شروع ہو گئیں۔ اور مرض بڑھتا گیا اسی لئے گھر والے پریشان ہو کر مریضہ کو مختلف عاملوں کے پاس لیکر گئے اور انہوں نے مختلف علاج بھی کئے۔ ایک مرض ہے جسے ”پیرامائڈ اسکیر فرینیا“ کہا جاتا

ہے اس میں بعینہ علامات پائی جاتی ہیں اور دواؤں کے ذریعہ مرض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ لیکن کب تک دوا استعمال کرتے رہیں سوچ کر مریض دوا استعمال کرنا بند کر دیتا ہے۔ اور مرض پھر پٹتا ہے اگر پابندی سے دوائیں استعمال کی جائے تو مرض ٹھیک ہو جاتا ہے خصوصاً ”پیرا ٹیڈا سکیز فریڈیا“ میں علامت لمبا ہوتا ہے جو ۴ سے ۴ سال مسلسل جاری رہتا ہے ورنہ یہ کیفیت بار بار ہو جاتی ہے اور لوگ ادھر ادھر عاملوں کے چکر میں بلاوجہ پریشان پھرتے رہتے ہیں اس مریض کو اور اس کے گھر والوں کو یہ بات سمجھانی گئی اس کا علاج شروع کیا مریض کا شک اب مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے اور وہ علاج کیلئے پابندی سے آرہی ہے۔ اور کافی حد تک افاق بھی ہے انشاء اللہ جلد ہی وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو جائیگی۔

ایک ۵۰ سالہ شخص اپنی بیوی کو لیکر بغرض علاج میرے پاس آیا۔ اسکی بیوی جسکی عمر تقریباً ۴۸ سال تھی۔ شوہر تفصیل بتلاتے ہوئے کہنے لگا ”ڈاکٹر صاحب! میری بیوی ہمیشہ مجھ پر شک کرتی ہے مجھے گالی گلوچ کرتی ہے اسے نیند نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ چڑچڑا بھی کرتی ہے یہ تکلیف تقریباً پچھلے پندرہ سال سے ہے۔“

میں نے اس سے پوچھا ”اس کی ابتدا کیسے ہوئی؟“ شوہر نے کہا ”بیوی نے مجھ پر اچانک الزامات لگانا شروع کر دیا کہ میرے دوسری عورتوں سے ناجائز تعلقات ہیں“ بیوی نے کہا کہ ”مجھے خواب میں بتا رہا تھا کہ آپ اپنی بہن سے ہم بستری کر رہے ہیں۔“ بیوی کی یہ بات سن کر بیچارہ شوہر ہکا بکا رہ گیا پھر اس کے بعد اس نے شوہر کو مار پیٹ کر ”گالی گلوچ کرنا“ گھر کا سامان پھینٹنا توڑ پھوڑ کرنا شروع کر دیا اور وہ کہتی دیکھ ”مجھے اب دوسرا شوہر کرنا ہے۔“

ایک روز تو بیوی نے حدی کر دی وہ اچانک گھر سے باہر نکل گئی ساتھ میں کپڑوں اور زیورات سے بھر اسندوق بھی تھا گھنٹوں بس اسٹینڈ پر بیٹھی رہی۔ اتفاق سے جان پہچان والے پولس مین نے انہیں بس اسٹینڈ پر اس طرح بیٹھے دیکھ کر دریافت کیا ”آپ یہاں گھنٹوں سے کیوں بیٹھی ہو؟“ پھر کوئی جواب نہ ملنے پر پولیس مین نے گھر فون کے ذریعہ اطلاع دی اس طرح اسے جبراً گھر لایا گیا۔

پہلے وہ شیخ وقتہ نماز پر مستحق اور قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھی لیکن اب نماز اور تلاوت سے کافی دور ہو چکی ہے۔ ایک روز تو نعوذ باللہ قرآن شریف جلا ڈالا شوہر کے کپڑے جلا دیئے خود کو بھی جلائے کی کوشش کرنے لگی۔ کچھ دن بعد کیفیت یہ ہو گئی کہ مریض اپنے ایک ہی چہرے پر گھنٹوں کھڑے رہتی اور یہ عمل تقریباً ۴۰ دنوں تک کرتی رہی۔ جب اس سے دریافت کیا گیا کہ ایسا عمل تم کیوں کر رہی ہو تو وہ کہنے لگی کہ ”اس گھر میں ایک پوشیدہ خزانہ ہے

اور اس طرح عمل کر کے وہ یخز آنہ اپنے والد کے مکان کی طرف منتقل کر رہی ہے۔ اس کے بعد مریضہ کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ اس خزانے کو اپنے والد کے مکان کی طرف منتقل کرنے کی وجہ سے گھر کے افراد والد صاحب کو تکلیف دے رہے ہیں اور وہ میرے بھائی اور بھانج پر بھی شک کرنے لگے ہیں اب گھر کا ماحول تیز تر ہو چکا ہے رشتہ داروں دوستوں پر ویسوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کی نوبت آگئی نیز کاروبار بھی متاثر ہو چکا۔

میں نے مسجد کے امام صاحب کو پورا ماحول سنایا۔ امام صاحب گھر تشریف لائے مریضہ کو دیکھ کر کہنے لگے کہ ”اس پر اثرات ہو گئے ہیں اور اسکا علاج یوں کیا کہ چار انڈول پر کچھ دھنپنہ پڑا کر دم کیا اور کہا کہ نہیں گھر کی چھت پر لٹکا دیجئے“ اور ایک تعویذ مریضہ کے گتے میں باندھنے کیلئے دیا لیکن مرض میں کسی طرح کی کمی نہ ہوئی۔

لوگوں کے کہنے پر میں نے کئی عاملوں کو بتلایا لیکن مرض بڑھتا ہی گیا۔ مریضہ کی ہمشیرہ نے اپنی بہن کو اپنے شہر میں بلایا اور وہاں ایک نو مسلم عامل رہتے ہیں جو جادو وغیرہ کا علاج کرتے ہیں۔ وہ عامل صاحب نے مریضہ کو دیکھ کر کہا کہ اس کو بہت بڑا جن لگا ہے اور وہ آپ سب کو پریشان کر رہا ہے اسکو نکالنا پڑیگا۔ انہوں نے مریضہ سے اپنے اصول کے مطابق باندھچ پر یہ لکھوا کر لیا کہ مریضہ کے بھائیوں کی جائیداد میں اسکا کسی بھی قسم کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر وہ بیچر ان کے بھائیوں کے نام پوسٹ کر دیا۔ پھر عامل صاحب نے اپنا علاج شروع کیا پانی دم کر کے دیا اور کہا ”اسے صبح شام دوپہر روز آٹھ تینوں وقت پلاتے رہنا اور ساتھ ہی چند کیلے بھی دیئے اور کہا کہ اسے بیری کے جھاڑ میں ٹھونک دینا اس سے تکلیف کم ہو جائے گی“ لیکن اس عمل کے بعد بھی مریضہ کی تکلیف میں اضافہ ہوتا گیا۔ اس کے بعد مریضہ نے ہر کسی کو گھر میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔

اسی طرح دوسرے گاؤں کے ایک عامل صاحب کے پاس مریضہ کو لے جایا گیا۔ عامل صاحب نے مریضہ کو دیکھ کر کہا کہ ”اس پر جادو کیا گیا ہے اسکا بندوبست کرنا پڑیگا۔“ عامل صاحب نے تانبے کے چار کنوڑے منگوائے اس پر عربی عبارت لکھی اور چار ہفتہ چاروں سمت ایک عمل کرنے کیلئے کہا ”کنوڑہ پانی میں جھگونا“ پہلا ہفتہ مریضہ کو مشرق کی جانب منہ کر کے نہائے اور استعمال شدہ پانی ایک برتن میں جمع کر کے اسے پودوں کی کیاریوں میں ڈالنے کیلئے کہا ”مریضہ نے یہ عمل دو ہفتہ تک کیا اور باقی ماندہ کنوڑے پھینک دیئے کیونکہ اس سے مریضہ کی طبیعت اور بگڑ گئی۔ اب مریضہ کسی عامل یا بابا کے علاج کیلئے تیار کسی طرح نہیں ہے۔ ایک عامل نے کہا کہ ”مریضہ کو کھانے میں کچھ دیا گیا ہے اسلئے پان کو مہوی ذبح کر کے کھانا پڑیگا۔“ یہ عمل بھی کیا گیا لیکن اس سے بھی افادہ نہیں ہوا۔

ایک شہر میں مسجد کے احاطے میں پانچ پتھر کے تخت بنے ہوئے ہیں نظام کے دور میں اس تخت پر بادشاہ اور ان کے وزراء بیٹھا کرتے تھے ان میں دو سفید اور تین کالے پتھر سے بنے ہوئے ہیں لوگوں میں بات مشہور ہوئی کہ ”اس تخت پر بیٹھنے سے جنات جادو وغیرہ کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ تخت کے ذریعے جنات ان اثرات کو پتھر میں جذب کر لیتے ہیں۔“ یہاں بھی مریضہ کو تخت پر بٹھایا گیا لیکن کسی طرح کا فائدہ نہ ہوا۔ آخر میں ہمارے ایک قریبی عزیز نے آپ کے پاس لے جانے کا مشورہ دیا بڑی مشکل سے میں مریضہ کو یہاں لانے میں کامیاب ہوا ہوں یہاں پہنچنے پر مریضہ کہنے لگی کہ ”مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے؟ میں پاگل تھوڑی ہی ہوں۔“

میں نے یہ تفصیلی کیفیت سننے کے بعد کہا کہ مریضہ کو ”پیراماڈاسکیز فرینیا“ بیماری لاحق ہوئی ہے۔ اس مرض میں پانی جانے والی ساری علامات اس مریضہ میں موجود ہیں۔ پھر میں نے مریضہ کو وہ اٹھانے میں شریک کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ مریضہ کی مرضی کے خلاف

اس کو دوا خانے میں شریک کر دیا گیا۔

آٹھ دس دنوں کے علاج میں ہی مریضہ میں کافی تبدیلی آگئی اس کے تمام شکوک و شبہات رفع ہو گئے، اس کی بے چینی بھی کم ہو گئی، اسے نیند آنے لگی اور اب وہ اپنی معمول کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ اور پابندی سے دوائیں بھی لے رہی ہے اور اب اگر اس سے بچھلے واقعات کے بارے میں دریافت کیا جائے تو مسکرا دیتی ہے اور صرف اتنا جواب دیتی ہے کہ ”ہماری لاعلمی کی وجہ سے ہمیں اتنے دنوں تک تکلیف جھیلنی پڑی“۔ علاج کے بعد مریضہ اللہ کے فضل و کرم سے مکمل طور پر شفا پا کر ہو گئی ہے۔ واللہ الحمد علی ذلک۔

”نفسیاتی صحت“ قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کو کتاب شفاء بھی کہا گیا ہے کیونکہ شفاء دراصل تکلیف سے نجات کا نام ہے اور انسان کی اصل شفاء آخرت کی تکلیف سے نجات میں ہے یعنی روزخ سے نجات۔ سورہ فاتحہ کو سورہ شفاء ہی لئے کہا گیا، یکہ اس کی تائید کرتا ہے کہ اس کا دم کرنا مریض کیلئے شفاء کا سبب بن سکتا ہے اس سورت کی بتداء الحمد للہ رب العالمین سے کی گئی کہ ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ انسان کو ہر حال میں اللہ کی تعریف کرنا چاہئے خوشی ہو تو بھی الحمد للہ اور غم ہو تو بھی الحمد للہ اگر انسان یہ کیفیت حاصل کر لیتا ہے تو وہ اپنے جذبات پر بڑی حد تک قابو پا سکتا ہے اور اضطراب (بے چینی) (Anxiety) اور Depression سے بچ سکتا ہے۔ اگر ہم غور کریں تو انسان کی زندگی میں پیدا ہونے والے تمام مسائل، تکالیف اور پریشانیوں کی سب سے بڑی وجہ انسان کی بڑھتی ہوئی بے چینی ہے۔ جس کی وجہ سے جسم پر مضر اثرات پڑتے ہیں اور وہ مختلف جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے

الایملکدر اللہ تطمئن القلوب (سورہ الرعد آیت: ۲۸) (خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے) اللہ کے ذکر سے اطمینان کے یہی معنی ہیں کہ وہ خود میں پائی جانے والی اضطرابی کیفیت کو قابو میں رکھے۔ اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کر کے اس کے بتلائے راستے پر عمل کر کے انسان بہت ساری پریشانیوں سے نجات پا سکتا ہے۔ قرآن میں بتلایا گیا ہے۔

ذلک الكتاب لا یسب فیہ ہدی للمتقین (سورہ البقرہ آیت: ۲) (یہ کتاب ہے جس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے) قرآن میں بتلائے گئے تمام احکامات پر عمل کرنا۔ تمام عبادت نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ پر عمل پیرا ہونا اس میں انسان کی دنیا و آخرت کی کامیابی کا مرکزی مضمر ہے۔

’بے شک آپ پر اپنے نفس زور ہے اور متعلقین کا حق ہے اگر ہم اس حدیث پر غور کریں تو ہمیں ہر ایک کے حق کا جائزہ لینا ہوگا اور اس حق کو ادا کرنا ہوگا تب ہی ہم صحیح معنی میں قرآن اور حدیث پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

(حدیث) ان لنفسك عليك حق“

مراد یہ کہ آپ پر اپنے جسم اور اپنے نفس کا بھی حق ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بھی صلاحیتیں عطا کی ہے ان کا صحیح استعمال ہونا چاہئے ورنہ اس سے جسمانی، نفسیاتی اور سماجی مسائل پیدا ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں انسان مختلف بیماریوں اور پریشانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ مضمون کافی طویل ہے لیکن اختصار سے کام لیتے ہوئے میں صرف ایک ہی بات پیش کروں گا جس کا تعلق غصے سے ہے اگر ہم اپنے غصے پر قابو پالیں تو کافی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں کیونکہ غصے کا اثر دماغ، دل، آنکھوں اور جسم کے ہر عضو پر پڑتا ہے۔ اور پھر انسان اس عضو کی مختلف تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے غصہ کو کنٹرول کرنے کیلئے حکم خداوندی ہے:

الَّذِينَ يَنْفُضُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَافِلِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۴)

(ایسے لوگ جو شرج کرتے ہیں فراغت اور تنگی میں اور غصے کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے) ہم میں سے اکثر و بیشتر حضرات بلاوجہ غصے کے سبب اپنی اچھی خاصی صحت برباد کر دیتے ہیں جس کا انہیں اندازہ بھی نہیں ہوتا پھر اس کا اثر نیند نہ آنا، میاں بیوی میں تفرق، رشتہ داروں سے ما افاق، دوستوں سے دوری کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ہم غصے کو قابو میں رکھنے کی تدبیر جو سنت میں بتلائی گئی ہیں ان پر عمل کریں تو ان پریشانیوں سے نجات پاسکتے ہیں اور مشاہدے سے یہ بات ثابت ہے۔

اسی طرح اگر ہم قرآنی تعلیمات پر غور کریں تو ہمیں حسد، چغل خوری، بغض، عداوت جیسی مفسد چیزوں سے بچنے کی تاکید ملتی ہے۔ ہمیں ہر عمل میں اعتدال کا پہلو اختیار کرنا چاہئے تاکہ ہم تندرست و توانا رہ سکیں۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ“

(کھاؤ، پیو مگر اسراف نہ کرو اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

کھانے میں اسراف غیر متوازن غذا کا استعمال ہے۔

غیر متوازن غذا کے استعمال سے انسان موٹاپا، ذیابیطس جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اس کا اثر دماغ پر ہوتا ہے دماغی بیماریاں جیسے Organic Psychosis پیدا ہوتے ہیں پھر Organic Psychosis مرض میں مبتلا لوگوں کو بھی جادو اور جن کا آسیب زدہ سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح اگر ہم غور کریں تو قرآن میں شہد کو شفا کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے لیکن اس کا استعمال سنت کے مطابق کرنے والوں کی تعداد کم ہے اور اس پر جس انداز میں تحقیق ہونا چاہیے وہ بھی نہیں ہوئی۔

اس طریقے سے قرآن کی تعلیمات مختلف پہلوؤں سے بخوبی ہوتی ہیں جن پر ہم عمل پیرا ہو کر اپنی پریشانیوں کا آسان طریقہ پر علاج کر سکتے ہیں ٹھیک اسی طرح ان پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ہمیں مختلف پریشانیوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ: ”الطهور شرط الایمان“ (پاکی ادھار ایمان ہے) اگر ہم اس حدیث پر غور کریں اور فخری پاکیزگی کے ساتھ اجتماعی پاکیزگی کے لئے کوشاں رہیں تو ہم بڑی حد تک نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں سے نجات پاسکتے ہیں۔

اسی طرح ہمارے لئے بحد ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے معاشرہ میں رہنے والے تمام انسانوں کے حقوق ادا کرتے رہیں کیونکہ اگر میاں بیوی آپسی

حقوق جو معاشی، جسمانی، نفسیاتی، سماجی اور جنسی شغل میں ہیں اور انہ کریں تو ان دونوں میں تفرقہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیں ان کے حقوق کی اور ان کی کوشش کرنا چاہیے۔ اسی طرح ہمیں دوست و احباب، اقارب و رشتہ دار کے بھی حقوق ادا کرنا چاہیے تاکہ ان میں کوئی خلفشار پیدا نہ ہو۔ صلہ رحمی برقرار رکھنے پر ہمیں زور دینا چاہیے تب ہی ہم ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل دے سکتے ہیں جو تو حید پر مشتمل ہو اور ہر قسم کے شرک و فحشاءات سے پاک ہو۔

قرآن مجید اور سائنسی نظریہ

قرآن مجید کہتا ہے اللّٰہِیْنَ یُذَکِّرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَقَعُوْا..... (سورہ آل عمران ۱۹۱)

(جو لوگ کھڑے کھڑے بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے ہیں)

اَفَلَا یَتَذَكَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَعْمٰلٰہَا۔ (سورہ محمد آیت نمبر ۲۴)

(کیا وہ وحیان نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر لگ رہے ہیں ان کے قفل)

قرآن مجید میں سائنسی رجحانات کی تائید کی گئی ہے۔ عام طور پر قرآن کریم کو صرف تائیدات ایساں اب کیلئے محدود کر دیا گیا ہے۔ اس کیساتھ غور و فکر کرنے پر توجہ نہیں دی جاتی اس بات کی تائید قرآن کی مذکورہ بالا آیات سے ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں تذکیر، تہذیب اور تفکر کے تعلق سے متعدد آیات اور مختلف مخلوقات جیسے شہد کی مکھی، نباتات، حیوانات، سورج، چاند، ستارے، زمین، آسمان کا ذکر ہے، تاریخی واقعات کا ذکر مختلف جگہوں پر مختلف و لہجہ انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ اور ان مضامین کے بعد غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

اِنْ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کیلئے)

اِنْ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کیلئے)

اِنْ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کیلئے)

اِنْ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے)

ان آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بلاشبہ خداوند قدس کی اس وسیع و عریض کائنات میں بے پناہ نشانیاں ہیں جن میں غور و فکر کر کے انسان خدا کی وحدانیت کو تسلیم کر سکتا ہے۔ اور ان مختلف نشانیوں کا اور اک صحیح معنی میں ان ہی لوگوں کو ہو سکتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے ان نشانیوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ یہاں ایک نشانی کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو شفاء سے متعلق ہے۔

يُخْرِجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورہ نحل ۶۹)

(اس کھسی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شراب بہتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لئے یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں)

اس آیت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اگر کسی مادی چیز میں شفا کا ذکر کیا گیا ہے تو وہ صرف شہد ہے اور اگر کوئی اس میں غور و فکر کرے اور شہد کی مختلف اقسام مختلف مقدار میں مختلف بیماریوں میں استعمال کرنے سے اس کے فوائد پر تحقیق کرے تو اس سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگی کہ کئی علوم کا انحصار اسی پر ہے۔

جہاں تک جادو جن اور اس کے اثرات سمجھنے کا سوال ہے تو اس کے لئے بھی مستقل تحقیق کی ضرورت ہے۔ اور یہ تحقیق اتنی آسان اور سہل ہونی چاہیے جو کسی عام اور ادنیٰ شخص کے بھی سمجھ میں آ سکے اور بغیر کسی تحقیق کے کسی بھی علامت کو جادو کا اثر کہنا سرسری غلط بلکہ جہالت ہے۔

قرآن اور حدیث کی روشنی میں نفسیاتی صحت مندی کی علامات

فسان کے اپنے رب سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

(۱) اللہ تعالیٰ اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور اس کے فرشتوں پر ایمان۔

(۲) آخرت اور حساب و کتاب پر ایمان تقدیر الہی پر ایمان۔

(۳) عبادات و طاعات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب۔

(۴) تقویٰ اخلاص اور اللہ و رسول کے تمام احکام کی اتباع۔

(۵) اللہ و رسول کی منع کردہ تمام باتوں سے امتناع۔

اپنی ذات سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

(۱) خود شناسی ہو۔

(۲) اپنے امکانات اور صلاحیتوں اور اپنی قدر و قیمت سے واقف ہو۔

(۳) اپنے امکانات اور صلاحیتوں کے اعتبار سے مستقبل کے منصوبے بنانا ہو۔

(۴) اپنے امکانات اور صلاحیتوں کے دائرہ میں کمال حاصل کرنے کی مسلسل جدوجہد کرتا ہو۔

(۵) اپنی ضروریات و محرکات اور خواہشات سے واقف ہو۔

(۶) حایل ذرائع کو اعتدال کے ساتھ اصراف سے بچتے ہوئے استعمال کرتا ہو مناسب حالات

مہیا ہو جانے کے باوجود اپنے ان محرکات و رجحانات اور خواہشات کو کنٹرول کرنے اچھے

احساسات و چھ جذبات کے اظہار و بیان پر قادر رہتا ہو برے اور ناپسندیدہ تاثرات پر

تقابو پاسکتا ہو۔

۷۔ اس میں احساس ذمہ داری ہونا ہے امور معیشت کو خود انجام دیتا ہو۔

۸۔ خود اعتمادی ہو۔

۹۔ انکار خیالات میں کسی کی اندھی تقلید نہ کرتا ہو۔

۱۰۔ اس میں صبر کرنے اور مشکلات سے نیرو آزما ہونے کی بے پناہ طاقت ہو۔

۱۱۔ جن مشکلات پر قابو نہ پاسکے ان پر صبر کر کے اللہ کے فیصلوں پر راضی رہتا ہو۔

۱۲۔ اپنی رائے کو چاقی اور اخلاقی جرأت کے ساتھ ظاہر کرتا ہو۔

۱۳۔ اپنا ہر کام امانت و اخلاص و مہارت و پختگی کے ساتھ انجام دیتا ہو۔

۱۴۔ اس کا رجحان ہمیشہ تعمیری اور مفید کاموں کی جانب ہو۔

۱۵۔ جسمانی صحت اور بدنی طاقت پر بھی توجہ دیتا ہو۔

لوگوں سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

۱۔ اس کے لوگوں سے تعلقات عموماً خوشگوار رہتے ہوں۔

۲۔ وہ لوگوں سے الفت و محبت کرتا ہو اور لوگ بھی اس سے الفت و محبت کرتے ہوں۔

۳۔ لوگوں کی جانب ہمیشہ نصرت و تعاون کا ہاتھ بڑھاتا ہو۔

۴۔ ہمیشہ لوگوں سے سچ بولتا ہو معاملات میں ایمن ہونے کسی سے جھوٹ بولتا ہو نہ دھوکہ دیتا ہو نہ کسی کو ایذا پہنچاتا ہو۔

۵۔ اپنے دل میں کسی کے بارے میں کینہ حسد اور بغض نہ رکھتا ہو۔

۶۔ متواضع ہو احساس برتری اور تکبر میں مبتلا نہ ہو۔

۷۔ دوسروں کے جذبات و احساسات و تاثرات کا مکمل خیال رکھتا ہو۔

۸۔ دوسروں کے خیالات اور حقوق کا احترام کرتا ہو۔

۹۔ قدرت کے باوجود اپنے ساتھ بڑا سلوک کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہو۔

۱۰۔ سماج کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہو۔

۱۱۔ ہمیشہ سماج کی بھلائی اور ترقی کے لئے کوشاں ہو۔

۱۲۔ اپنے گھر والوں کے ساتھ اس کے تعلقات عموماً خوشگوار رہتے ہوں۔

۱۳۔ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہو۔

۱۴۔ اپنے بچوں سے محبت اور ان پر شفقت کرتا ہو۔ نگہداشت ان کی تعلیم اور تربیت پر توجہ دیتا ہو۔

۱۵۔ اپنے والدین کے ساتھ محبت و احترام کا برتاؤ کرتا ہو ان کی خوب خدمت کرتا ہو پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرتا ہو۔

کائنات سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

- (۱) اسے کائنات میں اپنا مرتبہ و مقام اچھی طرح معلوم ہو۔
- (۲) اس بات کا استحضار ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔
- (۳) وہ یہ بات اچھی طرح جانتا ہو کہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟
- (۴) وہ سمجھتا ہو کہ اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کا نفاذ اس کی ذمہ داری ہے۔
- (۵) وہ اللہ تعالیٰ کی کائناتی نشانیوں میں غور و فکر کر کے اللہ کی وحدانیت تک پہنچنے کی قوت رکھتا ہو۔
- (۶) وہ اس کائنات سے لطف اندوز ہو کر حکم الہی بجالاتا ہو۔
- (۷) اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کے تئیں نرم گوشہ رکھتا ہو۔

بیک نظر

- نام : ڈاکٹر عزیز احمد قادری
پیدائش : یکم اگست ۱۹۵۳ء
تعلیم : ایم. بی. بی. ایس نے ۱۹۷۷ء کورنٹس میڈیکل کالج، بورنگ آباد۔
ڈی. بی. ایم ۱۹۷۹ء پشگل انسٹیٹیوٹ آف پشگل ہسپتال ہندوستانیس
- بھگوت ملازمت:
کچھ روپے نفسیات ایس آر سی میڈیکل کالج مہر جگائی (۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۲ء)۔
اعزازات :
● فیلو ڈین رائیٹری سوسائٹی (F.I.P.S.)
● فیلو ڈین روسی نیشن آف چائلڈ ہنڈلنگ سوسائٹی
● صدر ”جموعۃ القرآن والسنہ“ بورنگ آباد۔
● نائب صدر مجلس مہر سارہ بورنگ آباد۔
● رکن ”ادارہ سلوکھا“ بورنگ آباد۔
● نائب صدر نشین آرگنائزنگ کمیٹی ویسٹ زون کانفرنس
آف انڈین رائیٹری سوسائٹی۔
● صدر نشین میڈیکل کمیٹی آف اسکولس (قلمی طور پر معذور بچوں کی) مہر جگائی۔
● رکن بورڈ آف اسٹڈیز میڈیکل کالج B.A.M.U. یونیورسٹی بورنگ آباد۔
اعزازات:
● ”کواس رتن ایوارڈ“ انڈین ایمریشنل فرنڈ شپ سوسائٹی دہلی۔
- تصانیف:
● مانک سو اسھ (مرہٹی)۔
● قلمی صحت (اردو)۔
اعزازات و سمانی خدمات:
● طب نفسیات یونٹ کا قیام (دہلی میڈیکل کالج مہر جگائی)۔
اعزازی پروفیسر طب نفسیات M.G.M کالج اورنگ آباد۔
● M.G.M کالج کے طلباء کورنٹس میڈیکل کالج نرسنگ کے طالب علم نفسیات اور ساجیات کے طلباء کے لیے پڑے گاؤں مانک روڈ واقع ۵۰ پانگلوں کے ہسپتال میں درس و تدریس کا نظم۔
● اندھی تھلید کے رجحان کو کم کرنے اور سماجی بیداری کے تئیں اخبارات و رسائل میں مضامین کی اشاعت۔
● ملکی اور بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں مقالہ جات کی پیش کش۔
● سائنٹفک رسالوں میں سائنسی مضامین کی اشاعت۔
● H.I.P.A.T اور پولس ڈیپارٹمنٹ کے اشتراک سے قلمی صحت پر سیمینار کا اہتمام۔
● سماجی کارکنوں کے لیے، کالج اسٹاف ٹریننگ پروگرامس میں اور وکیشنل گائیڈس مراکز میں دماغی صحت کے متعلق مختلف موضوعات کے تحت اردو، ہندی اور مرہٹی میں تقاریر۔
● لائسنس کلب اورنگ آباد کے ڈی ایڈیکشن کلب کے لیے اعزازی خدمات۔
● ”مطل بڈس“ اسکول میں بچوں اور والدین کی قلمی تربیت۔